

8470.7









الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ خَيْرٌ مِّمَّا يَكْتَسِبُونَ

# خَيْرُ الزَّادِ لِسَفَرِ الْمَعَادِ

از

مک‌العلماء بحر العلوم حضرت امام الوقت مولانا قیام‌الملک والذین محمد عبدالباری رحمة الله علیه  
با اهتمام خاکسار سعید الرحمن فتدوای

مطبعه عتبات العلو فی محل الطبوع کربلا

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآلِهِ  
 أما بعد فقير محمد قیام الدین عبد الباری بن قدوة السالکین  
 مولانا مولوی حافظ حاجی محمد عبد الوہاب صاحب مدظلہ العالی  
 کتاب ہے کہ مجھ سے میرے مرشد زادہ برحق حضرت مکرمی و معظمی سید  
 فرخند علی صاحب زاتی بانسوی نے ارشاد فرمایا کہ مختصراً  
 مسائل نماز لکھ دو تاکہ اُردو خوانوں کو آسانی سے مسئلے نماز کے  
 معلوم ہو جائیں بوجہ تعمیل ارشاد فقیر نے اس رسالہ کو تحریر کیا  
 اور کتب معتبرہ حنفیہ سے اخذ کیا اور نام اسکا خیر الزاد رکھا اللہ تعالیٰ  
 اسکو قبول کرے اور مجھ کو اسکا اجر عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

## بعض اصطلاحات جنکا جاننا مفید ہے

جاننا چاہیے کہ احکام شریعت کے گیارہ بین فرض۔ واجب۔ سنت۔ مستحب۔ یا نفل۔ آداب۔ حلال۔ حرام۔ مباح۔ مکروہ۔ نہی۔ بدعت۔ فرض ۱۔ جو حکم کہ ثابت ہو قرآن سے یا احادیث متواتر سے (جنکی نفس میں شبہ نہ ہو ہر وقت اُسکے راوی اتنے موجود ہوں جنکا اجتماع یعنی اکٹھا ہونا جھوٹ پر متصور ہو) یا اجماع امت سے (جس میں ایک وقت میں کسی عالم مجتہد کا انکار نہ ہو)

## اقسام فرض

فرض کی دو قسمیں ہیں (۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ۔

(۱) فرض عین ہر شخص پر اُسکا کرنا ضرور ہو اور کسی کے کرنے سے کسی دوسرے کے ذمہ سے ساقط نہ ہو جیسے نماز پڑھنا وغیرہ۔

(۲) فرض کفایہ وہ ہے کہ اگر ایک شخص ادا کرے تو دوسرے سے فرضیت اُسکی ساقط ہو جائے جیسے جماد کرنا وغیرہ۔

(حکم فرض کا) بجالانا ثواب ہے بے عذر ترک کرنا عذاب دنیوی یعنی حد اور تعزیر اور عذاب اخروی یعنی دوزخ کا سحق ہونا ہے



منکر اسکی فرضیت کا کافی ہے۔

واجب (۲) جو آنحضرتؐ نے ہمیشہ کیا کبھی نہیں چھوڑا اگر اسکی فرضیت میں شبہ ہو یعنی ظاہر آیات قرآنی اور احادیث متواتر سے ثابت ہو بلکہ قیاس سے رجحان کا اصل حکم سے احکام استخراج کرنا یا خبر واحد سے احادیث کے ثابت ہو جیسے نماز و ترکا پڑھنا۔

ز حکم واجب کا عمل کرنا اُسپر ضروری ہے تارک اسکا گنہگار موجب عقوبت ہے منکر اسکا کافی نہیں ہوگا۔

سنت (۳) وہ جسکو خدا نے نہ فرمایا ہو بلکہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد اور رائے سے اُمت کو فرمایا ہو نہ برسبیل وجوب۔

(قائدہ) آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جسے میری سنت چھوڑی وہ مجھ میں سے نہیں ہے اور جسے بیکار کر دی میری سنت حرام ہوگی اسکو میری شفاعت۔

### اقسام سنت

سنت کی دو قسمیں ہیں (۱) موکدہ (۲) غیر موکدہ  
۱) سنت موکدہ جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا اور

کسی حالت میں چھوڑا ہو جیسے درود کعبہ فجر کی دراقات و حامت و غیر  
(۴) سنت غیر شوکرہ وہ ہے جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمائی تھی ہو جیسے چار رکعت سنت عصر کی۔

(حکم سنت کا) جو بجالائے ثواب پائیگا جو سنت موکرہ کو چھوڑے  
عقوبت و نجات کا مستحق ہو جو سنت سے مضحکہ و استغفار کرے کافر ہوگا  
مستحب (۴) وہ ہے جسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ترک بھی  
کیا اور ثواب اسکا بیان کیا بجالانے کو پسند فرمایا یا علما سے  
بمحررین نے مستحب سمجھا ہو جیسے فیت کرنا زبان سے وضو میں اور  
تمام سر کا مسح کرنا اور اشراق کی نماز پڑھنا اور درود عاشورہ و عرقہ  
وغیرہ کا رکھنا۔

(حکم مستحب کا) جو ادا کرے اسکے لئے کفارہ گناہ کا ہے جو نہ ادا کرے گا گناہ گار ہوگا  
آداب (۵) افعال پسندیدہ کو کہا حقہ ادا کرنا۔

از خدا جو عظیم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از فضل ب  
و حکم ادب کا مرجع اسکا سنت سے کہ ہے بجالانا ثواب ہے نہ بجالانے  
میں کر دہشت تک نہیں ہے۔

حلال (۶) وہ کام ہے جسکے کرنیکی شرع نے فصحت دی ہو جیسے کھانا کھانا۔  
 بقدر کفایت کپڑے علاوہ ستر عورت کے پہننا کہ بقدر ستر عورت  
 پہننا فرض ہے ایسے ہی مرد کو کپڑے سوائے ریشم کے پہنا کیونکہ عورت  
 کو ریشمی بھی پہنا حلال ہے وغیرہ۔

(حکم حلال کا) حلال فعل کرنے میں کچھ حرج نہیں نہ کرنا گناہ نہیں  
 جو حلال کو حرام کہے بلاتا دیل قرآنی وہ کافر ہے۔

حرام (۷) جسکو شرع نے منع کیا ہو۔ جیسے کافر ہونا ذرا کرنا شراب پینا  
 سود کھانا۔ عورتوں سے حالت حیض میں مباشرت کرنا وغیرہ۔  
 (حکم حرام کا) جو فعل حرام نہ کرے ثواب پاتا ہے جو کرے وہ گنہگار  
 ہوتا ہے جو حلال سمجھے وہ کافر ہوتا ہے۔

مباح (۸) جسکا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو جیسے گیند کھیلنا تیر لگانا۔  
 گھوڑ دوڑ کرنا مثل اسکے اور مدد زرش کرنا۔

(حکم مباح کا) اگر کرے ثواب نہیں شکرے عذاب نہیں۔

(فائدہ) ثواب عمل کا نسبت پر ہے اگر نیت خیر کی ہے تو مباح بات بھی  
 موجب ثواب ہے اگر نیت شر کی ہے تو مباح موجب عقاب ہے۔

نبی (۹) وہ ہے جسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت و مہربانی سے امت کو منع کیا ہو اور انہیں معصرت انسانی بھی ہو جیسے بعد نماز فجر قبل طلوع کے سونا وغیرہ۔

(حکم منی کا) معصرت جسمی یا نفسانی ہے خلاف حکم پیغمبر کے کرنا ہے بے حد رکرنے سے خوف و تاب کا ہے۔

مکروہ (۱۰) جو فعل پسندیدہ اور دوست نہ رکھا جائے جیسے مرد کو ریشم پہنا اور حقہ پینا بلا ضرورت۔

### اقسام مکروہ کے

مکروہ کی دو قسمیں ہیں (۱) مکروہ تحریمی (۲) مکروہ تنزیہی۔  
(۱) مکروہ تحریمی جو مطلق حرام ہو جیسے ریشم مرد کو پہنا چاندی سونے کے برتن میں مرد و عورت کو کھانا پینا وغیرہ۔

(۲) مکروہ تنزیہی جسکا چھوڑنا بہتر ہے جیسے گوشت گھوڑے کا کھانا اور ذبیحہ سے چند چیزیں کھانا جیسے فہود وغیرہ۔

(حکم مکروہ کا) نکلنے میں ثواب ہو گا کونے میں خوف عقاب کا ہے۔  
(خاتمہ) امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ قریب بحرام ہے

امام محمد کے نزدیک مکروہ حرام ہی ہے جامع صغیر حرامی میں ہے  
کہ مکروہ مرتبہ ہے حلال اور حرام کے بیچ کا۔  
بدعت (۱۱) جو اسلام میں بعد آنحضرت و خلفائے راشدین  
و قرون ثلاثہ کے باتین ایجاد ہوئے۔

### اقسام بدعت

بدعت کی تین قسمیں ہیں (۱) بدعت مکفرہ بدعت حسنیہ بدعت حسنہ  
(۲) بدعت مکفرہ جو افعال موجب کفر کے ہوں اور وہ افعال کرنا  
جس میں کتاب اور سنت نے رخصت نہ دی ہو و حکم بدعت مکفرہ کا  
کرنا ایسے افعال کا گناہ عظیم ہے ترک کرنا ثواب ہے منع کرنا ایسے  
فعل سے علما کا فرض منہی ہے۔

(۲) بدعت سیئہ وہ ہے جو مخالف قیاس یا خبر و لحد کے ہو (حکم بدعت سیئہ کا)  
اسکا کرنا گناہ ہے نہ کرنا ثواب ہے روکنے میں بھی ثواب کا مستحق ہے۔  
(۳) بدعت حسنہ وہ فعل ہے جو مخالف اصول دین کے ہو بلکہ موافق ہو  
جیسے تعلیم دین کے لیے مدرسہ قائم کرنا وغیرہ (حکم بدعت حسنہ کا)  
نیت بخیر ہو تو اس پر ثواب کی ہے نہ کہنے میں عذاب نہیں ہے۔

(شرط) وہ ہے جسکو بے قبل بجالائے جسکی یہ شرط ہے بجالانا مشروط کا صحیح نوع عدم سے شرط کی عدم مشروط کا لازم ہو اور وجود سے شرط کی کوئی ضروری نہیں ہے کہ مشروط کا بھی وجود ہو جائے۔

رکن۔ یہ جو رکنی ہے جسکے قیام سے تیام خمی کا ہو اور عدم سے اسکی عدم خمی کا ہو جائے۔

جانتا جائیے کہ اولاً ماقبل بالغ کو ایمان لانا خدا پر اور اسکے رسول پر اور جو اسکے رسول اسکی جانب سے لائے ہیں ضروری ہے اسکے بعد نماز پانچ وقت کی بجالانا ساتھ اسکی شرط کے ضروری ہے لہذا احکام نماز کے لکھے جاتے ہیں۔

## شرطین نماز کی پانچ مین

طہارت کرنا۔ شرمگاہ کا پردہ کرنا۔ نیت نماز کی کرنا۔ وقت و قبلہ ہونا وقت کا ہونا۔

(۱) طہارت مینی پاکی کی چار قسمیں ہیں۔ وضو غسل نجس کا دور کرنا۔ تیمم کرنا۔

احکام وضو کے۔ وضو کہتے ہیں وضو نا اعضا کا جنکو مخصوص کر دیا ہے

شرع نے اور اسی کو طہارت صغریٰ بھی کہتے ہیں اور جن چیزوں سے وضو لازم آتا ہے انکو حدث اصغر اور نجاست کہتے ہیں۔

### فرائض وضو کے چار ہیں

منہ کا دھونا۔ ہاتھوں کا کٹنیوں تک دھونا۔ پاؤں کا دھونا گتے سمیت یا موزہ پہنے کی صورت میں مسح کرنا اگر موزہ نہ اُتارے چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

شرعاً وہ یعنی منہ کی مقدار جہاں سے بال اُگتے ہیں پیشانی سے ٹھڈی کے نیچے تک درابک کان کی او سے دوسرے کان کی لو تک سے مسئلہ ۱، اگر کسی شخص کے سر پر بال نہیں اُگتے ہیں یا اُگتے ہیں تو نصف سر سے کم میں چند یا پر نہیں جتے ایسے شخص کو منہ دھونا وہاں سے فرض ہے جہاں سے عادتاً لوگوں کے بال اُگتے ہیں۔

مسئلہ ۲، مونچھ اور بھون اور پلکین اور دائرہ می وغیرہ قائم مقام جلد کے ہیں انکا دھونا نہجے کی جلد کے دھونے کو ساقط کر دیتا ہے۔

مسئلہ ۳، کوئے (کنارہ چشم) میں آنکھ کے کچھ جڑ گیا ہے اور اُس کے نیچے پانی نہیں پونچتا اسکو جھڑا کے پانی کوئے تک پونچنا مافوض ہے۔

مسئلہ (۴) آنکھ کا دھونا جانتا کہ گزند نہیں پہونچتا ہے فرض ہے۔

مسئلہ (۵) جو جگہ درمیان وارسی اور کان کے بے بالوں کے چھوٹی رہتی ہے اسکا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ (۶) ظاہر ہونٹھ کا دھونا بھی فرض ہے۔

دھونا دونوں ہاتھوں کا کسی سمیت اس میں کل انگلیاں اور پوری جلد انگلیوں سے لیکر کتنی تک شامل ہے۔

مسئلہ (۱) دھونا ہاتھ کا انگلیوں کی طرف سے کتنی تک چاہیے اور اگر کتنی کی طرف سے دھویا تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ (۲) ناخن موجودہ کا دھونا کافی ہے اگر کبیر بعد وضو کے ناخن کاٹے تو پھر دھونا فرض نہیں ہے۔

مسئلہ (۳) ناخن میں اگر وہ میل جو پیدا ہوا ہے ہو تو اسکا چمڑانا اور اس کے نیچے پانی پہونچانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ (۴) اگر ایسی کوئی چیز لگی ہے جسکے بغیر چمڑائے پانی پیچے کی جلد میں نہیں پہونچتا تو اسکا چمڑانا ضروری ہے۔

مسئلہ (۵) ہندی کوئی لگائے ہوئے رنگ کا دور کرنا



ضروری نہیں کیونکہ وہ پانی کے پہونچنے کو مانع نہیں ہے۔  
 مسئلہ (۶) اگر انگلی میں کوئی تنگ جھلا پنے ہو تو اسکا پھرانا  
 ضروری ہے اگر یہ خیال کیا جائے کہ پانی بغیر پھرائے نہ پہونچے گا۔  
 مسئلہ (۷) اگر کسی کی پانچ انگلیوں سے زیادہ انگلیاں  
 ہوں ان سب کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ (۸) اگر کسی کا کوئی عضو وضو کا تلف ہو جائے کو دھونا اسکا  
 (اس بقیہ عضو کا جو محاذی (مقابل) فرض کے ہے اس تلف شدہ  
 عضو کے ہے جس کا دھونا وضو میں فرض تھا) ضروری ہے اور  
 اُسکے اوپر دھونا ضروری نہیں۔

جو تھالی سر کا مسح کرنا ہمارے نزدیک فرض ہے سر کے کسی حصہ  
 جو تھالی کا مسح فرضیت کو ساقط کر دیتا ہے۔  
 مسح کرنا کہتے ہیں قری سر پر پہونچانے کو اگر سر پر بال ہوں تو  
 وہ قائم مقام سر کے ہر جیسے معلوم ہوا ہے۔

مسئلہ (۱۱) ایک شخص کے بال بڑے بڑے ہوں اور وہ کان  
 کے نیچے لٹکے ہوئے ہوں بقدر جو تھالی سر کے تو اس پر مسح کرنا

کفایت نہیں کرتا ہے اگر اوپر کان کے ہین تو مسح کر لینا اُسپر کافی ہے۔  
مسئلہ (۲) کسی کا بعض سر منڈا ہے اور کچھ حصہ اُسکا منڈا نہیں ہے  
اُسے جو منڈا نہیں ہے اُسپر مسح کیا تو کافی ہے۔

مسئلہ (۳) کسی نے مسح کیا بالون پر پھر منڈا ڈالا اُسکو بعد  
منڈانے کے پھر مسح کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ (۴) اگر کسی نے مسح کیا داڑھی جسکی پونی سے بانی لیکر توبہ مسح جائز ہوگا  
مسئلہ (۵) اگر کسی نے مسح کیا ہاتھ میں اُسکی تری تھی اور  
اُس سے کسی اور عضو کو وضو کے وضو یا ہے تو مسح جائز ہے۔

مسئلہ (۶) اگر پانی برسا ہے اور کسی شخص کے سر پر پانی برسا ہوا  
پڑا خواہ اُس سے مسح کرے یا نہ کرے اُسکو پھر مسح کی ضرورت نہیں  
فاعل ص۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا  
فرض ہے لہذا چاہیے کہ داڑھا پورے سر کا مسح کرتا رہے اس میں احتیاط  
زیادہ ہے تاکہ اگر وہ کسی ایسے شخص کی امامت کرتا ہو جسکے نزدیک پورے سر کا  
مسح فرض ہے تو اُسکو بھی کوئی شک نہ رہے اور خروج عن الخلف ہو جائے  
با ثون کا وضو اہل سنت و جماعت کے نزدیک فرض ہے اور

رہا فضل کے نزدیک البتہ اُس پر مسح کرنا فرض ہے مقدار پاؤں کی انگلیوں سے لیکر گتے تک ہے۔

مسئلہ (۱۱) اگر کسی شخص کے پاؤں کی بڑی انگوٹھی ہوئی ہے اس طور پر کہ اگر انگلیوں پر پانی ڈالا جائے تو ایڑی تک پہنچے اور بیچ کی جگہ خالی رہ جائے تو اسکو لازم ہے کہ وہ اچھی طرح سے پانی کو نیچے پاؤں کے پہنچائے باقی مسائل ہاتھ کے مشترک ہیں۔  
سنتیں وضو کی

دھونا دونوں ہاتھ کا گھونٹ تک۔ بسم اللہ کہنا۔ مسواک کرنا۔ کلنی کرنا۔ ناکٹ میں پانی لینا۔ داڑھی میں خلل کرنا۔ انگلیوں میں خلل کرنا۔ تین تین مرتبہ ہر عضو کا دھونا۔ نیٹ کرنا۔ تمام سر کا مسح کرنا۔ کان کا مسح کرنا سر کے نیچے پانی سے۔ ترتیباً کو نگاہ رکھنا۔ برآبر ہر عضو کا دھونا۔

دھونا ہاتھوں کا انگلیوں سے گھٹن تک قبل استنجے اور بعد استنجے کے سنت ہے۔

مسئلہ (۱۲) کسی شخص نے کہنی سے ہاتھ دھوئے اور گھٹن سے

ہاتھ نہیں دھوئے کافی ہے پھر ضرورت نہیں ہے۔ قسمیں نہیں  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ کہنا  
 ابتدائین وضو کے بلکہ استنجے کے قبل بھی کہنا سنت ہے۔  
 مسئلہ (۱۰) کسی نے الحمد للہ علی دین الاسلام نہیں کہا صرف  
 بسم اللہ کی سنت ادا ہو جائیگی۔

مسئلہ (۱۱) اگر کوئی شخص ابتدا میں وضو کے بسم اللہ  
 بھول گیا تو اسکو لازم ہے کہ جہل غنومین اسکو یاد آئے تو کہے۔  
 مسئلہ (۱۲) اگر کسی شخص نے استنجے کے قبل بسم اللہ نہیں کی  
 اور رنگا ہو گیا تو پھر دل میں بسم اللہ کہے زبان سے نہ کہے کیونکہ لب  
 برستگی میں بسم اللہ کہنا مستحب نہیں بوجہ اسم خدا کی تعظیم کے۔  
 مسواک کرنا سنت موکدہ ہے اور وقت اسکا کلی کرنے میں ہے  
 اور دائرہ سے دائرہ کی طرف لیجانا چاہیے شروع کرنا سیدھے  
 جانب سے اچھا ہے۔

مسئلہ (۱۳) اگر کسی شخص کو مسواک بستر نہیں ہے تو کپڑے  
 سے یا انگلی سے سیدھے ہاتھ کی مسواک کرے۔

نکاح مذکور۔ کوئی نا جائز نہیں ایک شخص کی مسواک سے دوسرے شخص کا مسواک کرنا جب تک کہ کراہت نہ معلوم ہو یا ان کی شراعت ایک دوسرے کی مسواک کرنے کو منع بھی کہتے ہیں۔

کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا ہمارے نزدیک سنت مودہ ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض ہے اور سر کلی کے لیے پانی جدید لینا اچھا ہے اور ایسے ہی ناک کے پانی میں بھی جدید لینا اچھا ہے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص نے ایک چلو سے تین کلیاں کیں کہا جاتا ہے کہ سنت ادا ہو جائیگی کیونکہ پانی جدید ہے لیکن اگر کسی نے ایک چلو سے تین مرتبہ ناک میں پانی لیا تو کہا جاتا ہے کہ سنت نہ ادا ہوگی کیونکہ ناک میں پانی ٹرک نہیں سکتا اور مستعمل اور غیر مستعمل دونوں لمباتے ہیں پانی جدید نہیں رہتا ہے۔

مبالغہ کلی کرنے میں اور ناک میں پانی لینے میں ہنت ہے شمس لایکہ مبالغہ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ پانی کو مسخ میں ایک جانب سے دوسری جانب میں پھرا اور امام خواہر زادہ کہتے ہیں کہ غرغہ کرنا کلی میں اور جذب کرنا سانس سے ناک میں۔

مسئلہ (۲) اگر کسی شخص نے کلی کے لیے پانی لیا اور پی گیا  
 کلی ہو گئی مگر بہتر ہے کہ خشک دے کیونکہ پانی مستعمل ہے خلال کرنا  
 وارثی اور انگلیون میں امام قدوری نے کہا ہے کہ سنت ہے  
 لیکن وارثی میں خلال کرنا امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک  
 مستحب ہے اور امام ابو یوسف سنت کہتے ہیں اور انگلیون میں  
 خلال بالاجماع سنت ہے خلال وارثی میں اس طرح کرے کہ  
 نیچے سے ہاتھ کی انگلیوں کو ڈالے اور اوپر کے جانب نکال لے  
 خلال انگلیوں میں اس طرح کرے کہ نیچے سے انگلیوں کو اوپر کی جانب نکالے اور  
 لائق ہو کہ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرتے وقت اُن کے ہاتھ کی چنگلیا  
 سے سیدھے پاؤں کی چنگلیا کی طرف سے شروع کرے اور انگوٹھے پر سکے  
 ختم کرے پھر انگوٹھے سے بائیں پاؤں کے شروع کرے اور چنگلیا پر ختم کرے۔  
 مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کی انگلیوں کے بیچ پانی نہیں ہو چاہے  
 تو پانی پونچھا فرض ہے ورنہ سنت ہے۔

مسئلہ (۲) اگر کوئی شخص تالاب یا ندی میں نہا رہا ہے  
 اور سنے پاؤں اپنے پیر لادے ہیں تو اسکو پھر خلال کرنا

انگلیوں سے انگلیوں میں ضروری نہیں ہے۔  
 تین تین مرتبہ سوائے مسح سر کے سب عضو کا وضو سنت ہے  
 لیکن ایک مرتبہ فرض ہے اور دو مرتبہ سنت ماکدہ ہے۔  
 مسئلہ ۱۱) کسی شخص نے دو دو مرتبہ اعضا کو وضو یا تو وہ گنہگار  
 ہوا اس وجہ سے کہ اسے سنت مشہورہ کو ترک کیا۔  
 نیت کرنا سنت ماکدہ ہے علامہ قدوری نے مستحب لکھا ہے  
 نیت وضو کی عربی میں کرنا مستحب ہو اور دل میں نیت کر لینا  
 سنت کو کفایت کرتا ہے عربی میں نیت یہ ہے نویت ان التوضاء  
 للصلاة الى الله تعالى یا نویت دفع الحدث یا نویت  
 استباحة الصلاة یا نویت الطهارة یعنی نیت کرتا ہوں میں  
 کہ وضو کروں میں نماز کے لیے واسطے تقرب حاصل کرنے کے  
 طرف اللہ کے یا نیت کرتا ہوں میں حدث کے دور ہونے کی  
 یا مباح ہو جانے کی نماز کے یا نیت کرتا ہوں میں طہارت کی اور  
 وقت نیت کا اس وقت ہے جبکہ وضو نہ رہے یا جاتا رہے۔  
 مسئلہ ۱۲) اگر کسی شخص کے اعضا سے وضو پر پانی بہا تو اگرچہ

وہ نیت نہ کرے اُس کا وضو ہو جائیگا۔

اور کان کا مسح اس طور پر کرنا چاہیے کہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے صورت اُسکی یہ ہے کہ دونوں ہاتھ بھگوتے اور دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں (خنصر بندھو سطحی کے سرے ملائے اور انگوٹھے سے سر کی چند یا پرتیچھے تک لیجائے اور پتیلی سر سے لگائے پھر تیچھے سے آگے کی طرف ہاتھ لائے اور بازوؤں پر چند یا کی جو چھوٹ گئی ہے سر کی جگہ اُسپر پتیلی سے مسح کرے اور پھر انگوٹھے سے اوپر کان کے مسح کرے اور کلمہ کی اُٹھلی سے اندر کان کے مسح کرے۔

ترتیب کو نگاہ رکھنا یعنی پہلے ہاتھ گٹھون تک دھونا پھر سواک اور کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا پھر منہ دھونا پھر ہاتھ کہنی تک دھونا پھر مسح سر کا کرنا پھر پاؤں دھونا سنت ہے اور علامہ قدوری نے مستحب لکھا ہے۔ برابر دھونا یعنی ایک عضو سوکھتے نہ پائے دوسرے عضو کو دھو لے اور گرمی کی متوسط حالت معتبر ہے (مستحبات دھنو) ہر عضو کو سیدھی جانب دھونا گردن کا مسح کرنا



ہر عضو کو سیدھی جانب سے دھونا یعنی سیدھے ہاتھ کو اٹھائے ہاتھ سے پہلے دھونا اور سیدھے پاؤں کو اٹھائے پاؤں سے پہلے دھونا مسح کرنا گردن کا بھی مسح علمائے سمجھا ہے ہاتھ کی پشت پر جو پانی مسح کرنے سے باقی ہے اسکو گردن پر پھیرے۔

**آداب وضو**

رو قبیلہ ہونا قبل وضو کے استنجا کر لینا نیگے سر ہو جانا۔ وضو کر کے ایک پاک کپڑے سے اعضا سے وضو کو پونچھنا۔ دعا سے ماثورہ وضو کی پڑھنا جو کیفیت وضو میں لکھی جائیگی اور کلام نہ کرنا وضو کر کے مین توڑنے والی وضو کی سات چیزیں ہیں جو چیزیں پیشاب پاخانے کے مقام سے نکلتی ہیں خون اور پیپ کا بدن سے نکلنا اور زخم سے بڑھ جانا منہ بھر کے تے کرنا۔ سونا نکیہ لگا کر یا پہلو کے بھل یا ٹپک لگا کے۔ بے ہوش ہو جانا جوٹن۔ تھمہ ناز مین۔

جو چیزیں پیشاب پاخانے کے مقام سے نکلتی ہیں جیسے پیشاب پاخانہ مذی منی و دی کیڑے چھری ریت خون تھامہ وغیرہ

سب کے نزدیک یہ ناقض وضو ہیں رباح جو پیشاب کے مقام سے نکلے ہیں وہ ناقض وضو نہیں ہاں پاخانے کے مقام سے جو رباح صادر ہونے ہیں ناقض وضو ہیں۔

مسئلہ (۱) ایک عورت کا مقام پیشاب اور پاخانہ کامل گیا ہے اور رباح اُس کے صادر ہوئے مستحب ہے اُس کو کہ وضو کرے۔  
خون اور پیپ کا بدن سے نکلنا اور زخم سے برآمد ہونا وضو کو توڑتا ہے اگر خود سے خون نہیں نکلا ہے اور ایسا ہی وہ خون کہ اگر نہ نکالا جائے نہ نکلے تو صاحب ہدایہ کے نزدیک ناقض وضو نہیں ہے اور علامہ سرخسی کے نزدیک ناقض وضو ہے۔

مسئلہ (۱) کسی کے کیل دانے سے نکلی اور یہی ناقض وضو نہیں ہے۔  
مسئلہ (۲) کسی شخص نے ناک میں انگلی ڈالی اور وہ گڑ گئی خون اگر ناک سے بہ نکلا وضو ٹوٹ گیا اور اگر ناک میں اپنی ہا وضو رہا۔  
مسئلہ (۳) کسی نے مسواک کی پاور میں انگوٹھ کا اُسے پایا مگر خون بہا تو وضو ٹوٹ جائیگا ورنہ نہیں۔

مسئلہ (۴) اگر کسی نے ناک صاف کی اور چھینکے سے خون نچھ

نکلتا ناقض وضو نہیں ہے اگر قطرہ خون کا پٹکا ناقض وضو ہے۔  
حد زخم سے بڑھ چانکی یہ ہے کہ منہ سے زخم کے بڑے اگرچہ منہ سے  
اوپر نچا ہو جائے جب تک نہ بے ناقض وضو نہیں ہے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص کے خون نکلا اور اُس نے اُس پر مٹی یا اورو کوئی  
چیز ڈال دی اور اُسے خون کو سوک لیا پھر نکلا اور بنے نہ پایا اور مٹی ڈال دی  
وہ سوک گئی اگر اس قدر نکلا ہو کہ مٹی نہ ڈالنے سے بہ نکلتا وضو کو توڑ گیا ایسے ہی  
اگر کوئی کپڑے سے بار بار پونچھے کہ اگر نہ پونچتا تو خون بہ نکلتا وضو ٹوٹ جائیگا  
مسئلہ (۲) اگر کسی شخص نے زخم پر پٹی باندھی اگر تری پٹی پر  
آگئی تو وضو ٹوٹ جائیگا اگر نہ آئیگی نہ ٹوٹے گا اگر پٹی دھری ہے  
اور ایکس پٹی پر خون پھیل گیا تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی کیراز زخم سے نکلے تو وہ طاہر ہے وضو کو  
نہ توڑے گا برخلاف پیشاب پاخانے کے مقام کے کہ اگر کیراز نکلے وضو ٹوٹ جائیگا  
مسئلہ (۴) جب کہ خون زخم سے خارج نہ ہو تو وہ طاہر ہے  
یا نہیں ہدایہ میں ہے اگر یہ شخص بے وضو نہیں ہے تو وہ نجس نہیں ہے  
اور ایسا ہی امام ابو یوسف سے نقل کیا ہے اہل نزدیک امام محمد کے

مجس ہے فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پُر اُن چیزوں میں جو بامدین جیسے کپڑے بدن لکڑی وغیرہ اور امام محمد کے قول پر ہے اگر بیٹے والی چیز میں خون لگے جیسے پانی وغیرہ اسی ہی میں ہے اگر منہ بھر کے ہو۔

قے منہ بھر کے ہو یعنی جب کا ضبط کرنا ممکن نہ ہو مگر تکلف سے قے پانی اور کھانسی جب منہ بھر کے نہ تو ناقض وضو نہیں اگر ہو تو ناقض وضو بلغم کی قے اگر بلغم دماغ سے آیا ہے تو کسی کے نزدیک اگرچہ منہ بھر کے ہو ناقض وضو نہیں اگر سیٹ سے چڑھا ہے تو امام ابو یوسف کے نزدیک ناقض وضو ہے اگر خون کی قے ہوئی ہے اور خون جا ہوا ہے ہتا نہیں جب تک منہ بھر کے قے نہ ہوگی ناقض وضو نہیں ہے اگر ہتا ہے تو امام محمد کے نزدیک وہ خون اگر سیٹ سے چڑھا ہے تو جب تک منہ بھر کے نہ ہوگا ناقض وضو نہیں اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک خون تھوڑا ہو یا بہت ناقض وضو ہے مسئلہ (۱) اگر کسی شخص نے پانی پیا اور پھر صاف پانی قے میں

گرا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ (۲) اگر کسی نے متفرق قے کی کئی مرتبہ تھوڑی تھوڑی قے کی کہ اگر جمع کی جائے تو منہ بھر کے ہو جائے تو نزدیک امام ابو یوسف کے اعتبار اتحاد مجلس کا ہے یعنی اگر تھوڑی تھوڑی قے ایک ہی مجلس میں ہوئی ہے جسکا مجموعہ منہ بھرتی ہو تا ہو تو ناقض وضو ہے اور امام محمد کے نزدیک سبب کے اتحاد کا اعتبار ہے سبب کے اتحاد کا یہ مطلب ہے کہ اگر قے کی اُسے اور سکون ہو گیا پھر قے کی بعد سکون کے تو اختلاف سبب کا ہے اگر دوسری بار قے کی بغیر سکون کے تو اتحاد ہے۔ اور سوناٹیک لگا کر اس طرح کہ اگر ٹیک گرا دے بجائے تو ٹیکہ لگانے والا اگر جائے یا ٹیکہ لگانا کسی بازو پر یا لیٹ کر سونا ناقض وضو ہے۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی شخص کھڑے کھڑے سو گیا تو اسکا وضو نہیں جائیگا۔ بیہوشی اور جنون بھی ناقض وضو ہیں فرق دونوں میں یہ ہے کہ بیہوشی عقل پر غالب آ جاتی ہے اور جنون عقل کو زائل کر دیتا ہے نماز میں بیہوشی ہو یا خارج نماز میں وضو جاتا رہیگا ایسے ہی نشہ بھی ناقض وضو ہے نشہ کہتے ہیں مینجو ہو جانے کو اس طرح کہ مرد

اور عورت کی پہچان نہ رہے۔

اور قمقمہ کہتے ہیں ایسی ہنسی کو جسکی آواز پاس والا مٹے دامت  
کھلیں یا نہ کھلیں ناقض وضو ہے جیسا قتل بالغ نماز میں قمقمہ لگائے  
نماز بھی رکوع اور سجود والی ہو بارادہ ہنسے یا بھولے سے ہنسے۔

مسئلہ (۱) اگر کوئی شخص نماز میں سو گیا اور وہ ہنسا نماز اُسکی  
جاتی رہیگی اور وضو نہ جائیگا۔

مسئلہ (۲) اگر بھول گیا کوئی شخص کہ وہ نماز میں ہے اور  
وہ ہنسا وضو اُسکا جاتا رہیگا۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی بچہ ہنسے نماز میں وضو اُسکا نہ جائے گا  
یا نہ مراہق جو قریب بلوغ کے ہو اگر ہنسے تو اُسکا وضو جاتا رہیگا۔

مسئلہ (۴) اور بنا کرنے والا (آگے اسکا حال معلوم ہوگا)  
اگر وضو کر کے پلٹا اور راستہ میں ہنسا نماز اُسکی ٹوٹ جائیگی اور  
وضو اُسکا نہ جائے گا۔

مسئلہ (۵) اگر کسی نے غسل کیا اور غاد اُسے پڑھی  
(کیونکہ غسل طہارت ادا کرنے سے وضو کا پھر کرنا ضروری نہیں رہتا)

اور نماز میں قنقہ اُسنے لگایا اُسکا غسل نہ ٹوٹیکا بلکہ اُن اعضا کی طہارت جاتی رہیگی جو وضو کے ہیں۔

مسئلہ ۶۷ اگر کسی نے قنقہ لگایا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں تو اُسکا وضو نہ ٹوٹیکا کیونکہ وہ نماز صاحب کرم و سجدہ و نوکی نہیں ہے۔ فائدہ وضو کی چار قسمیں ہیں ایک فرض ایک سنت ایک تحب ایک واجب فرض وہ ہے جو نماز پڑھنے کی غرض سے کیا جائے بدون اُسکے نماز نہیں ہوتی ہے یا قرآن شریف بے غلاف چھونے کے لیے یا سجدہ تلاوت کرنے کے واسطے وضو کیا جائے۔

واجب جو طواف کعبہ کرنے کی غرض سے کیا جائے۔ سنت جو سوتے کے وقت کیا جائے زیارت قبور کے واسطے کیا جائے مسجد میں داخل ہونے کے لیے کیا جائے منہ زبانی قرآن شریف پڑھنے کے لیے کیا جائے بیوی سے مقاربت کرنے کے وقت کیا جائے مستحب کتب فقہ چھونے کے لیے وضو کیا جائے۔ علما اور فضلاء کی زیارت کرنے کے وقت کیا جائے۔ جھوٹ بولنے کے بعد اور غیبت کرنے کے بعد کیا جائے۔

طریقہ وضو کا اور اُس میں جو دعائیں پڑھنا چاہئیں ترتیب وار لکھتا ہوں تاکہ آسانی ہو۔

مسئلہ اگر کسی شخص کی جماعت جاتی ہے تو آداب چھوڑے اور اگر اُس پر بھی خوف فوت ہو تو مرتبہ وار صرف فرض پڑا لے کر بہتر یہ ہے کہ کل اعضا ایک ایک مرتبہ دعوئے۔

### کیفیت وضو مع آداب

اولاً وضو کی نیت اس طرح پر کرے نوبت ان اتوضأً سرفعاً للمحدث واستباحةً للصلاة وتقرئاً بالی اللہ تعالیٰ وانقطاعاً عن ما سواه اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ العلی العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام اسکے بعد تین مرتبہ ہاتھ دعوئے اور انگلیوں میں غلال کرے اور ہاتھ دعوئے وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم الاسلام حق والکفر باطل والحمد للہ الذی جعل الماء طهوراً والا سلام نوراً پڑھے پھر تین مرتبہ کلی کرے اور سواک کرے۔



پہلی کلی کے وقت اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان  
 محمد ارسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم دوسری کلی  
 کے وقت اللهم استقنی من حوض نبیک کا سکاظماً بعدہ  
 ابدا اللهم اعنی علی تلاوة ذکرک وشکرك وتلاوة کتابک  
 اور تیسری کلی کے وقت اللهم صل وسلم علی محمد وعلی آل  
 محمد پڑھے بعد ازاں تین مرتبہ ناک میں پانی بے پہلی مرتبہ اشهد  
 ان لا اله الا الله واشهد ان محمد ارسول الله صلى الله عليه  
 وعلى اله وسلم دوسری مرتبہ اللهم لا تحرمنی راحة نعبک  
 وجنائک اللهم ارنی ما تحته الجنة واسر زفنی من نعبها ولا  
 تحرمنی راحة النار اور تیسری مرتبہ اللهم صل وسلم علی  
 محمد وعلی آل محمد پڑھے بعد ازاں تین مرتبہ منحد وحوئے اور اگر  
 داڑھی ہو تو اس میں غلال کرے اور پہلی مرتبہ منحد وحوئے وقت  
 اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد ارسول الله  
 صلى الله عليه وعلى اله وسلم دوسری مرتبہ اللهم بیض وجهی  
 بنورک یوم تبیض وجوه اولیائک ولا تسود وجهی یوم

تسود وجوہ اعدائك اور تیسری مرتبہ اللہم صل وسلم علی محمد وعلی  
 آل محمد پڑھے بعد ازاں داہنا ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ  
 دھوئے پہلی مرتبہ اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم دوسری بار  
 اللہم اعطنی کتابی بھینی و حاسبنی حساباً یسیراً اور  
 تیسری مرتبہ اللہم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد پڑھے  
 بعد ازاں بائیں ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ  
 اشہدان لا الہ الا اللہ آخر تک اور دوسری بین اللہم لا  
 تعطنی کتابی شمالی و لا من وراء ظہری اور تیسری بار درود  
 مذکورہ بالا پڑھے بعد ازاں سر کا مسح کرتے وقت اشہدان  
 لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 علی آلہ وسلم اللہم اظلفنی تحت ظل عرشک اللہم غشینی  
 برحمتک و تنزل علی من برکاتک اللہم صل وسلم علی محمد  
 وعلی آل محمد پڑھے بعد ازاں کانوں کا مسح کرتے وقت اشہدان  
 لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وعلیٰ آلہ وسلم اللہم اجعلنی من الذین یستمعون القول  
 ویتبعون احسنہ پڑھے بعد ازان گردن کا مسح کرتے وقت  
 اشد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد اس رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہم اعتق رقبتی من النار  
 اللہم صل وسلم علی محمد وعلیٰ آل محمد پڑھے بعد ازان واپنا  
 پیر تین مرتبہ دھوئے اور خلل کرے پہلی مرتبہ دھوتے وقت تشهد  
 مذکورہ بالا دوسری مرتبہ اللہم ثبت قدمی علی الصراط یوم  
 تنزل فیہ اقدام المنافقین اور تیسری مرتبہ درود مذکورہ بالا  
 پڑھے۔ اس طرح بابا پاؤں دھوئے صرف دوسری مرتبہ دھوتے  
 کے وقت اللہم اجعلنی سعی مشکور واذنبی مغفور وعلی  
 مقبول و تجارتی لن ہود پڑھے۔ اور اول اور آخر داہنے پاؤں  
 دھوتے وقت جو ادعیہ پڑھے ہیں وہی پڑھے۔ اور بعد تمامی  
 وضو بلا فصل اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من  
 المتطہرین واجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی  
 من الذین لا خوف علیہم ولا هم یحزنون سبحانک اللہم

و یحمدک اشہد انک لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک  
 و اشہد ان محمد عبدک و رسولک استغفرک و اتوب الیک  
 پڑھے پھر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ایک بار پھر  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم اور سورۃ قدر یعنی انا انزلنا  
 تین بار پڑھے۔ بعد اسکے اگر روزہ دار نہ ہو تو کھڑے ہو کر تین گھونٹ  
 بقیہ وضو کے پانی سے پیے اس طرح پر کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 کہہ کر پہلا گھونٹ پیے پھر الحمد للہ کہے بعد اُسکے بسم اللہ کہہ کر  
 دوسرا گھونٹ پیے اور الحمد للہ رب العلمین کہے پھر بسم اللہ  
 کہہ کر تیسرا گھونٹ پیے اور الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم  
 کہے۔ بعد اسکے یہ دعا پڑھے اللہم اشفی بشفائک وداوینی  
 بدوائک و احفظنی من الوحل و الامراض و الاوجاع  
 برحمتک یا ارحم الراحمین اور اگر روزہ دار ہو تو بجا کر  
 پینے کے تین مرتبہ بطریق مذکورہ کلی کرے۔

### احکام غسل

غسل اگر غنیمت کو زبرد ہو تو معنی اُسکے دھونے کے ہیں اور اگر پیش

ہو تو نہانے کے مین اور بہان پر یہی مراد ہے یعنی تمام جسم پر پانی کھانا  
**فرائض غسل کے چار مین**

تمام بدن کا دھونا۔ کلی کرنا۔ ناک تین پانی لینا۔ اور نجاست  
 بھری ہوئی کو دھونا۔ تمام بدن سر کے بالوں سے پائون کے لمبے  
 کی کھال تک مراد ہو اور ہونٹھ کے درمیان جو جلد معلوم  
 ہوتی ہے اُسکا دھونا بھی فرض ہے اور کلی کرنا اور ناک مین  
 پانی لینے مین بھی مبالغہ چاہیے اور نجاست جہان بھری ہو  
 اُسکو دور کرنا چاہیے۔

مسئلہ (۱) اگر جنب دریا یا تالاب مین ہی اور اُس نے  
 ایک مرتبہ تمام بدن کو پھیلا دیا کہ تمام بدن بھیگ گیا غسل کا ہو جائیگا۔  
 مسئلہ (۲) اگر وہ شخص جسکا ختنہ نہیں ہوا اور وہ کھال اُنکی  
 باقی ہے اور پانی قلفہ کے نیچے نہ پہونچا تو غسل اُسکا ہو جائیگا۔

مسئلہ (۳) اگر کسی عورت یا مرد کے ناخن کے نیچے خیر  
 آماجہم کے خشک ہو گیا ایسا کہ پانی اُسکے نیچے نہیں پہونچ سکتا  
 اُسکو چھڑائے اور دھوئے۔

## سنت غسل کی

نیت پہلے قلب میں نہانے کی کرے اور زبان سے کہے  
 نَوَيْتُ الْغُسْلَ لِرَفْعِ الْجَنَابَةِ نِيَت کرتا ہوں میں نہانے کے  
 جنابت کے دور کرنے کے لیے پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 کہہ کر ہاتھ دھوئے پھر استنجا کرے پھر جو نجاست لگی ہو اُسکو  
 دھوئے (اور استنجہ یہ ہے کہ سپردھی طرف سے دھوئے) پھر وضو  
 کرے جیسا نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے مگر جو جگہ ایسی ہو جہاں  
 پانی رکھا رہتا ہے پاؤں نہ دھوئے پھر پانی تین بار سر سے  
 پاؤں تک بہائے پھر اگر پاؤں نہیں دھوئے ہیں صاف  
 جگہ پر آکر پاؤں دھوئے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص کے سر کے بال تھوڑے سے خشک  
 رہ گئے جتنا کہ پانی وہاں نہ پہونچے جنابت باقی ہے۔

مسئلہ (۲) ضروری ہے اس شخص پر جو تنگ انگوٹھی  
 پہنے ہے یہ کہ انگوٹھی کو حرکت دلائے یہاں تک کہ پانی اُسکے  
 نیچے پہونچ جائے۔

مسئلہ ۳۳) اخلاص کرنا انگلیوں میں جبکہ پانی پہنچ گیا ہو سنت ہے اگر پانی نہیں پہنچا تو فرض ہے پانی پہنچانا۔

مسئلہ ۳۴) اگر کوئی شخص صاف کچ یا پتھر پر جہان پانی نہیں رکھتا ہے نہار ہا ہی اور اُسے اپنے پاؤں بے مسح کے دھو لے تو اُس کو دُہرانا پائون دھوئے کا ضروری نہیں بلکہ اسی جگہ پر دھولینا ہی کافی ہے۔

مسئلہ ۳۵) اگر کسی مرد پر بال بہت بڑے بڑے ہیں اور چوٹی گندمی ہے تو اُسکا کھولنا اور بالوں کی جڑ تک پانی پہنچانا ضروری ہے اگر عورت کی چوٹی گندمی ہے اُسکو چوٹی کھولنے کی ضرورت نہیں اگر پانی جڑوں تک بالوں کے پہنچ گیا ہو۔

مسئلہ ۳۶) اگر عورت نے کوئی خوشبو کی چیز سر پر خوب لی ہے ایسی کہ جب تک وہ دور نہو پانی جڑ تک نہ پہنچے چھڑانا اُسکا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۷) اگر عورت پانی خریدنے کی محتاج ہو جنابت کے نہانے کے لیے تو قیمت اُس پانی کی اُس کے نہوچ پر ہے

اگر عورت مالدار نہ ہو کہا جاتا ہے کہ کہا جائے اُس سے کہ اگر تو قیمت اس پانی کی نہیں دیتا ہے تو عورت کو اجازت ہے کہ پانی تک جائے یا تو خود لادے اور ابو اللیث نے کہا ہے کہ قیمت واجب ہوگی زوج پر جیسا کہ پینے کے پانی کی قیمت اُسپر واجب ہو لیکن وضو کے پانی کی سب کے نزدیک زوج پر قیمت واجب ہے اور قیمت حیض کے غسل کے پانی کی اگر حیض منقطع ہو گیا ہو دس دن سے کم بین تو زوج پر ہی ذرہ عورت پر۔

جو چیز میں غسل کو توڑ دیتی ہیں اور پھر غسل واجب ہوتا ہے چار ہیں۔ انزال منی کا لذت سے۔ غائب ہو جانا حشفہ کا قبل یا دبر میں اور حیض اور نفاس کا انقطاع۔ منی وہی پانی ہے جس سے لڑکا پیدا ہو سکتا ہے عورت اور مرد دونوں کے نکلتا ہے امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ شرط ہے کہ شہوت سے کو ذکر نکلے۔ اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد کہتے ہیں کہ اُکا خروج بھی اگر چہ بلا وفاق کے ہو سبب غسل کا ہی فتویٰ اسی پر ہے۔

مسئلہ (۱) اگر احتلام ہو کسی کو یا دیکھا اُس نے کسی عورت کو



بشہوت اور جدا ہوئی منی شہوت سے لیکن جب وہ نکلنے کے قریب پہنچی تو اس شخص نے منہ کو ذکر کے مضبوط باندھ لیا یہاں تک کہ شہوت اُسکی جاتی رہی پھر چھوڑ دیا اُسے پھر منی نکلی بغیر شہوت کے امام محمد اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک غسل واجب ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ (۲) اگر کسی شخص کو انزال ہوا اور وہ نہا یا پھر بعد نہانے کے پیشاب کیا اُسے تو کچھ منی نکلی طرفین کے نزدیک غسل واجب ہوگا۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی جاگتا اور اُسے دیکھا کہ ذکر پر یاران پر کچھ تری ہو اور احتلام اُسکو نہیں یاد ہو تو اگر ذکر اُسکا سونے کے قبل منتشر تھا تو غسل اُس پر نہیں مگر یہ کہ یقین کرے کہ یہ منی ہو اگر ساکن تھا قبل سونے کے تو اُس پر غسل ہے بخندی میں ہے اگر منی ہے واجب ہوگا غسل بالاتفاق اور اگر مذی ہے واجب ہوگا غسل نزدیک امام محمد اور امام اعظم کے برابر ہے کہ اُسکو احتلام یاد ہو یا نہ ہو اور ابو یوسف کہتے ہیں نہیں واجب ہوگا

جب تک نہ یقین کرے احتلام کو۔

مسئلہ (۴)، خروج مذہبی کا کہ ملاجبت کے وقت نکلتی ہو اور ودی کہ پانی سفید بعد پیشاب کے نکلتا ہے اور احتلام کہ انزال منی کا اسمین نہوا اور نہ داغ دکھائی دیا ہو موجب غسل نہیں ہے غیبوبت حشفہ قبل بین ہو یا دبر بین یعنی سر نوکر کا وہ کھال جو بعد ختنہ کرنے کے اُونچی سی ہو جاتی ہو اُسکا غائب ہو جانا پیشاب کے مقام میں عورت کے ہو یا پاخانہ کے مقام میں مرد اور عورت کے ہو دو نو نہ غسل واجب ہوتا ہو۔

مسئلہ (۵)، اگر کوئی شخص ایسا ہو جسکا ذکر بعد حشفہ کٹ گیا تو اُسکو جب اتنی مقدار ڈو کر کی داخل ہو غسل کرنا فرض ہوگا۔ حیض وہ خون ہے جسکو عادتاً رحم عورت کا پھینکتا ہو کم سے کم مدت اُسکی تین شبانہ روز ہیں اور اکثر مدت اسکی دس روز ہیں اور پاکی ایام حیض میں حیض کا حکم رکھتی ہے۔

مسئلہ (۶)، اگر کسی عورت کو تین دن حیض کا خون آیا پھر بند ہو گیا دسویں روز پھر خون آیا وہ سب پورے دس دن

حیض کے ہن اور اب اسکے بعد اگر خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے  
نفاس وہ خون ہے جو بعد ولادت کے جاری ہوتا ہو اقل مدت  
اُسکی کوئی مقرر نہیں کسی عورت کو لمحہ بھر آتا ہے اکثر مدت اُسکی  
چالیس روز ہن اور بعد مدت حیض و نفاس کے جو خون دیکھے  
وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہو اُسکا حکم آگے بیان ہوتا ہے۔

جنبہ ورمائض اور نفاس مسجد میں نہ جائیں اور کلام اللہ نہ چھوین  
اور کلام اللہ نہ پڑھیں اور طواف کعبہ نہ کریں اور مائض اور نفاس  
صحبت نہ کریں اور روزہ ایام حیض و نفاس میں نہ رکھیں قضا کریں  
اور نماز نہ پڑھیں نہ قضا کریں۔

مسئلہ (۷) استحاضہ وہ خون ہے جو بعد مدت حیض و نفاس  
کے آتا ہے اُسہن اور نکسیر میں کوئی فرق نہیں وضو کرے اور نماز  
پڑھے اسبطح و دی اور مذی وغیرہ ہے۔

قائدہ۔ چار غسل فرض ہن (۱) وہ غسل جو فاعل و مفعول  
دونوں پر واجب ہو حشفہ کے قبل یا دیہین داخل کر نیکی وجہ سے  
خواہ انزال ہو یا نہ ہو (۲) اُس انزال سے جو بوجہ شہوت کے

کسی وجہ سے ہو خواہ جانور کے ساتھ وطنی کی ہو یا زلیق لگایا ہو بہت کے ساتھ وطنی کی ہو یا بوجہ اختلام کے انزال ہوا ہو یا بوجہ بوسہ کے یا چھونے کے بشمول انزال ہوا ہو تو غسل واجب ہے ورنہ ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہے (۳) غسل حیض (۴) غسل نفاس۔ چار غسل سنت ہیں۔ غسل جمعہ غسل عیدین کا غسل احرام کا غسل عرفہ کا دو غسل واجب ہیں غسل میت کا اور غسل اُس شخص کا جو حالت جنابت میں اسلام لایا ہو لیکن ان دونوں کو شراح نے فرض میں شمار کیا ہے۔

غسل مستحب بہت ہیں جیسے غسل کافر اور کافرہ کا جو کہ مسلمان ہوں اور لڑکی اور لڑکے کا جبکہ سن بلوغ کو پہنچیں اور مجنون جبکہ اچھا ہو۔

### احکام نجاست کے دور کرنے کے

نجاست خواہ بدن پر ہو یا کپڑے پر پانی یا ایسی چیزوں سے دور کی جائے جسے ازالہ نجاست کا ہو سکتا ہو جیسے گلاب اور بقلہ سب ایک دم کے یعنی کف دست کے برابر نجاست غلیظہ

عقوبہر نجاست غلیظہ جیسے پیشاب و پافانہ اور خون اور شراب اور مرغی کا غلیظہ اور ان جانوروں کا پیشاب و گوشت جو کھائے نہیں جاتے ہیں اور گوبر اور لید وغیرہ اور ربیع جابر نجاست غلیظہ عقوبہر نجاست غلیظہ جیسے ایسے جانوروں کا پیشاب جو کھائے جاتے ہیں اور گھوڑے کا پیشاب اور اڑنے والے پرندوں کا پیشاب اور گوشت جو کھائے نہیں جاتے ہیں اور مچھلی کا خون اور گدے اور خچر کا لعاب و ہن اور پیشاب کی ایسی باریک باریک جھینٹیں جو سوئی کے ناکے کے برابر ہوں جو نجاست جسم رکھتی ہے وہ اس جسم کے دور کرنے سے پاک ہوتی ہے اور غیر جسم تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوتی ہے۔

جائزہ غسل اور وضو برسات کے پانی سے اور چشمہ اور دریا کے پانی سے اگر تغیر دے اُسکو پاک چیز یعنی رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے پانی نجس ہو جاتا ہے نجس چیز کے گرنے سے اگر وہ وہ درہ یا ہاری ہو کنوین کا پانی بھی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے کنوین کا پورا پانی نکالا جائے اگر کوئی نجس چیز گری ہو یا آدمی یا کتا

یا بکرمی یا بھینس گر کے مری ہو اگر چہ نہ پھولی نہ پھٹی ہو اور اگر چھوٹے جانور گرے ہوں مثل چھپے وغیرہ کے اور پھول جائین اور پھٹ جائین تو بھی پورا کنواں اُٹھا جائے اگر مرغ یا کبوتر یا بلی کے برابر جانور گرے اور پھولے پھٹے نہیں تو پچاس ڈول نکالے جائیں اگر چوہا چڑیا گرے یا وغیرہ گرمی ہوں اور پھولی پھٹی نہ ہوں مگر گئی ہوں تو بیس ڈول متوسط نکالے جائیں گے۔

### احکام تیمم کے

تیمم قائم مقام غسل کے ہے اگر غسل کی نیت ہو اور وضو کے قائم مقام ہو اگر وضو کی نیت ہو۔

تیمم کہتے ہیں ایک بار ہاتھ کو خاک پاک پر یا اُن چیزوں پر جو زمین سے پیدا ہوئی ہیں مارنا اور منہ پر پوری طور سے ہاتھوں کا پھیر لینا پھر دوبارہ ہاتھ مارنا اور کہنی سمیت دونوں ہاتھوں پر دونوں کا پھیر لینا اور نیت کرنا بھی فرض تیمم اگر غسل کے عوض ہو تو جو چیز میں غسل کو توڑتی ہیں اُن سے یہ بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر وضو کے عوض ہو تو ناقص وضو اسکو توڑ دیتے ہیں۔

تیم اسی وقت جائزہ دیکھ کہ قدرت پانی پر نہوا اگر پانی پر قاذو ہو گیا تو بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

قدرت پانی پر نہو جیسے وہ شخص بقدر ایک میل کے پانی سے دور ہو سچا رہے اگر شرعی کا ہوتا ہے اور شرعی گز چوبیس انگل کا ہوتا ہے یاخوف ہو مرض کے پیدا ہونے یا بڑھ جانے کا یاخوف ہو عدو کا یاخوف ہو تشنگی کا کہ اُس کے پاس پانی صرف پینے کا ہی یا ڈول اور رتی پاس نہیں ہو نہ کوئی پانی دیتا ہو نہ ڈول لوتیسی دیتا ہو۔

### احکام موزہ پر مسح کرنے کے

اگر موزہ طہارت کامل یعنی با وضو ہو نیکی حالت بن پہنا گیا ہو تو اُس پر وضو کے وقت پھر مسح کر لینا کافی ہے غسل کے لیے اتارنا چاہیے مسافر کو مسح کرنے کے وقت سے تین شبانہ روز اور مقیم کو ایک شبانہ روز موزہ پر مسح کرنا جائز ہے۔

طریقہ مسح کا موزہ پر یہ ہے کہ ہاتھ کو تر کر کے انگلیوں سے پاؤں کی پنڈلی تک موزہ پر خطوط کھینچے۔

اگر بقدر تین انگل پیر کی چٹنگلیا کے موزہ پھٹ گیا ہو تو ابھر

مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں موزہ کے مسح کو بھی توڑتی ہیں اگر موزہ کی مدت ختم ہو گئی ہو تو پھر مسح اُس پر جائز نہیں ہے۔ اگر وضو ضرور ہو مسح کرنا پاشی اور کھینچی پر جو چوٹ اور زخم وغیرہ پر باندھی جاتی ہیں جائز ہے۔

مدت اُسکی چوٹ اور زخم وغیرہ کا اچھا ہو جانا ہے  
نماز کی دوسری شرط

شرمگاہ کا پردہ کرنا یعنی ڈھانپ لینا شرمگاہ کو ایسے کپڑے سے کہ جس سے اسکے نیچے کی چیز دکھائی نہیں دیتی ہے۔

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص نے نماز پڑھی ایسے کپڑے میں جسکے نیچے جلد دکھائی دیتی ہو نماز اُسکی نہوگی۔ جیسے جالی یا ملمع وغیرہ  
مسئلہ (۲) اگر کسی نے نماز پڑھی اندھیرے گھر میں ننگے اور اُسکے پاس کپڑے پاک ہیں نماز اُسکی نہوگی۔

مسئلہ (۳) اگر کسی نے نماز پڑھی پانی میں ننگے اگر پانی مل گیا ہے نیچے کی چیز دکھائی نہیں دیتی نماز ہو جائیگی اگر صاف



پانی ہے نہ ساز نہوگی۔

مسئلہ ۴۲) مرد کے لئے مکروہ ہے غار پڑھنا ریشم کے کپڑے پہنکر اور ریشم کے کپڑے کے اوپر بھی غار پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کسی نے غار پڑھی نماز ہو جائیگی۔ جیسے کسی نے نماز پڑھی غصب کے کپڑے پر یا غصب کی زمین پر یا وضو کیا غصب کے پانی سے نماز ہو جائیگی۔

شرمگاہ مرد کی نان کے نیچے سے گھٹنا سمیت اور آزاد عورت کا کل جسم شرمگاہ ہے مگر اور کامنہ اور بتیلیاں (ستر نہیں ہیں) امام قدوری کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے قدم بھی عورت (داخل ستر) ہیں اور ہا یہ مین ہے کہ اصح یہ ہے کہ وہ عورت نہیں ہے اور کہا گیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ قدم عورت کے ستر داخل ہیں دیکھنے اور چھونے کے اعتبار سے اور نماز اور جلنے کے اعتبار سے ستر نہیں ہیں۔

بتیلی سے مراد باطن اُسکا ہے لیکن ظاہر بتیلی کا شرمگاہ ہے اور لونڈی کے حق میں شرمگاہ وہی ہے جو مرد کی ہے لیکن

پیٹ اور پیٹھ اُسکی شرمگاہ میں داخل ہو اور حکم خنثی کا حکم عورت  
 کا ہو اگر خنثی غلام ہو تو حکم اُسکا لونڈی کا ہو۔  
 شرمگاہ کی دو قسمیں ہیں قلیظہ جیسے قبل یا دبر اور خفیضہ جیسا کہ  
 ستر کا کم کھلانا نماز کے ادا کا مانع نہیں لیکن زیادہ کھلانا مانع ہو۔  
 مانع کی حد چوتھائی عضو کا کھلانا ہو تو اگر کم ربع سے کھل گیا  
 نماز نہ ٹوٹے گی ایسے ہی اگر اتنا متفرق کھلا ہو کہ اگر ب جمع کیا جائے  
 تو ربع عضو ہو جائے تو یہ بھی امام محمد اور امام ابو حنیفہ کے  
 نزدیک مانع ہی لیکن نزدیک امام ابو یوسف کے نصف عضو  
 مانع ہو اگر نصف یا زیادہ نصف سے کھلا تو اُنکے نزدیک مانع ہی  
 ورنہ نہیں۔ اور عضو جیسے پیٹ پر ان پنڈلی سر تک ہوے بال  
 سر سے عورت کے یہاں شک کہ اگر کھل جائے کوئی چوتھائی نہیں کا  
 مانع ہو جائیگا اور ذکر تنہا اور انشعین تنہا اور دبر تنہا اور پُریان  
 چوڑکی تنہا ایک ایک عضو کا حکم رکھتی ہیں اور چھاتیاں عورت  
 کی اگر سینے پر اٹھی ہیں تو سینہ میں شامل ہیں اور اگر ٹانگ  
 لگی ہیں تو تنہا خود ایک عضو ہیں۔ چوتھائی کھل جانے میں

شرکاء غلیظہ اور خفیہ دونوں یکساں ہیں۔

مسئلہ (۱) اگر کسی عورت نے نماز پڑھی اور اسکی چوتھائی پنڈلی کھلی ہوئی رہی تو نماز دہرائے امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اگر چوتھائی کان عورت کا کھل گیا ہے تو اسکی نماز نہوگی۔  
فائل مع قمر تاشی نے کہا ہے ہر عضو عورت کا شرکاء ہے جب اس کے بدن سے کاٹ لیا جائے تو اسکی طرف دیکھنا جائز ہے یا نہیں اور اس میں دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ اسکی طرف دیکھنا جائز ہے کہ وہ مثل تھوک و ر خون کے ہو دوسرے یہ کہ نہیں جائز ہے یہی روایت اصح ہے ایسا ہی حکم ذکر کا ہے جب کاٹ لیا گیا ہو اور جھانپنا جبکہ مونڈ ڈالی گئی کہوں اصح یہ ہے کہ دیکھنا نہیں جائز ہے اور کہتے ہیں کہ جائز ہے اور کہتے ہیں کہ جب جدا ہو گیا بدن سے انسان کے حرمت اسکی جاتی رہی۔

مسئلہ (۲) اگر لونڈی نماز پڑھنے میں آزاد کر دی گئی تو اسکی عبادت ہو جائیگی اگرچہ وہ پردہ آزاد عورت کا نہیں کیے ہو بخلاف ننگے کے اگر نماز کی حالت میں اسکو کپڑا مل جائے تو اس کی نماز

جاتی رہی پھر اگر کپڑا لینے تین قدم یا اس سے کم چلا تو نسا نہ  
فاسد ہوگی اگر اس سے زیادہ چلا نماز فاسد ہو جائیگی۔

مسئلہ (۳۳) اگر کوئی شخص ایسی چیز بن نہ پائے جس سے  
نجاست کپڑے کی دور کرے تو اسی کپڑے سے نماز پڑھے اور  
دہرا نا ضروری نہیں یہ اوپر دو وجوہوں کے ہو اگر چہ تھانی یا زیادہ  
جو تھانی سے کپڑا ظاہر ہی نماز پڑھے اسی کپڑے میں اگر ننگے  
نماز پڑھے نماز نہ ہوگی اور اگر کم چو تھانی سے پاک ہو امام محمد کے  
نزدیک یہی حکم ہی نہیں جائز ہی اسکو ننگے نماز پڑھنا اور نزدیک  
صاحبین کے اسکو اختیار ہی نماز پڑھے ننگا یا اس کپڑے میں اور ایسے  
کپڑے کو پہنے نماز پڑھے تو یہ افضل ہو۔

مسئلہ (۳۴) جو شخص کسی کپڑے پر خواہ ریشم کا ہو یا کسی  
چیز کا ہو نہ قادر ہو تو ننگا بیٹھ کر نماز پڑھے اس طرح کہ اشارہ  
کرے رکوع اور سجدہ کا اگر کھڑے کھڑے نماز پڑھے یا نہ ہو جائیگی  
لیکن اول صورت افضل ہے۔

مسئلہ (۳۵) اگر دو شخص ایک کپڑے دو دون طرفوں سے

ڈھانچے ہوئے نماز پڑھنے میں دونوں کی نماز ہو جائیگی ایسے ہی اگر کوئی نماز پڑھتا ہو اور ایک طرف اپنے کپڑے کا کسی سوتے ہوئے پر ڈال دے نماز اسکی ہو جائیگی۔

### نماز کی تیسری شرط

نیت کرنا (۳) علم پہلے ہو جائے جو کام کرنا والا ہو اسکا یہ شرط ہے قلب سے جانتا ہو اگر زبان سے ادا کرے تو سنت ہے ہر ہاتھ اٹھائے اگر نماز فرض کی نیت ہو تو اسکی تعیین کر دے جو نہیں کافی ہے محض اسکی نیت کرنا کہ فرض ادا کرتا ہے کیونکہ فرض کی بہت قسمیں ہیں بان اگر نیت کرے کہ فرض اسوقت کی جائز ہے مگر جمعہ میں نہیں جائز ہے یہ اسوقت جبکہ وقت موجود ہو آپس نماز پڑھے اگر وقت جا چکا اُسکے بعد اُسے کہا کہ اسوقت کی نماز پڑھتا ہوں اور وقت جائز کا حال نہیں جانتا ہے نماز ہوگی مثلاً ظہر کے بعد وقت عصر کا ہے اگر اُسے اسوقت کے فرض کی نیت کی تو اُسے نیت کی عصر کی اور صلوٰۃ عصر کی نیت سے صلوٰۃ ظہر نہیں ادا ہو سکتی بان اگر اُسے نیت کی آج کے دن کے ظہر کی

اگرچہ وقت جا چکا ہو نماز ظہر کی ادا ہو جائے گی۔ لیکن اگر نماز  
نفل کی ہو تو کافی ہی مطلق نیت نماز کی۔

اور اختلاف کیا گیا ہو تراویح میں اصح یہ ہے کہ نہیں جائز ہے  
مگر ساتھ نیت تراویح کے اور متاخرین کہتے ہیں کہ تراویح اور  
سنتین مطلق نماز کی نیت سے ادا ہو جاتی ہیں مگر اختیار ہی  
کہ تراویح یا اور سنت کی خاص نیت کرے سنت میں نیت  
کرے سنت کی اور وتر میں نیت کرے وتر کی اور ایسی ہی  
عیدین میں عیدین کی۔

### نماز کی چوتھی شرط

منہ کرنا قبلہ کے رخ یعنی ہندوستان سے مغرب کی طرف منہ  
کرنا شرط ہو۔

لہذا فرض یا نفل نمازین یا سجدہ تلاوت یا صلوٰۃ جنازہ قبلہ کے  
علاوہ کسی دوسری طرف رخ کر کے پڑھنا جائز نہیں ہے اور  
اگر کسی نے یہ ارادہ جان بوجہ کے بے عذر غیر قبلہ کی طرف نماز  
پڑھی تو کافر ہو گا مگر جبکہ عذر کا خوف ہو یا درندہ کا یا تیر کا تو غیر

قبلہ پر نماز درست ہو اسی طرح جو شخص کسی پورے پر دریا میں  
بہا جاتا ہو اور اُسکو خوف ہو کہ اگر رخ قبلہ کی جانب کرے گا  
تو گر پڑے گا یا جو مرض قبلہ کی طرف نہیں پھر سکتا یا پھر سکتا ہے  
لیکن مرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو تو ایسے شخصوں کو غیر سمت  
قبلہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

اگر قبلہ کا رخ مشتبہ ہو اور کوئی موجود بھی نہیں ہو کہ جس سے  
پوچھتے تو سمت قبلہ میں اجتہاد کرے اور اُسی طرف نماز پڑھے۔  
مسئلہ اگر کسی شخص کا اجتہاد کسی ایک طرف نہیں واقع  
ہوتا ہے تو بعض لوگوں کے نزدیک نماز میں تاخیر کرے اور  
بعضوں کے نزدیک چاروں طرف نماز پڑھے۔

مسئلہ سمت قبلہ معلوم ہونے کی صورت میں دوسرے  
شخص سے پوچھ لینا واجب ہے اور اگر اُس نے نہ پوچھا تو نماز نہوگی۔  
اور اگر بعد نماز پڑھنے کے اُسکو معلوم ہو کہ غلط رخ پر نماز پڑھی  
تو نماز نہ دہرائے اور اگر اندر نماز کے اُسکو معلوم ہو کہ وہ غلطی پر ہو  
تو نماز میں رو قبلہ ہو جائے اور اُسی نماز کو پورا کرے۔

مسئلہ اگر کسی نے نماز پڑھی تھری بیٹے غور سے اور قبلہ کی طرف ہے لیکن پوچھا نہیں اُس شخص سے جو موجود ہو تو اُسکی نماز امام ابی یوسف کے علاوہ کسی امام کے نزدیک نہوگی۔

مسئلہ اگر کسی نے تھری کی اور ایک طرف اُسکے ذہن کو بہت ہوئی پھر بھی اُسے اُسکے خلاف رنج کر کے نماز پڑھی تو اُسکی نماز نہوگی۔

### نماز کی پانچویں شرط

اوقات نماز میں نماز پڑھنا (۵) اول وقت فجر کا وہ وقت ہے کہ روشنی پھیلتی ہوئی افق سے نکلے جسکو عرف میں صبح صادق کہتے ہیں اور آخر وقت اُسکا آفتاب کے طلوع ہونے تک ہے۔ تاخیر کرنا فجر میں مستحب ہے اسقدر کہ اگر یہ شخص نماز پڑھ چکے اور اُسکو ظاہر ہو کہ میں نجس تھا یا بغیر وضو تھا تو پھر وضو کر کے اور پاک ہو کے اچھی طرح سے نماز پڑھے۔

دوقت ظہر اول وقت ظہر وہ ہے جبکہ آفتاب دُھل جائے اور آخر وقت ظہر جبکہ سورہ ساہر زوال کے ہر چیز کا دو ہرا



ہو جائے اور مستحب وقت جاڑون میں جلدی کرنا اور گرمی میں تاخیر کرنا  
 گرمی میں تاخیر کرنا اتنی دیر تک کہ سایہ ہر شے کا سوائے سایہ  
 دوال کے ایک مثل ہو جائے مستحب ہی بشرطیکہ نماز جماعت سے  
 مسجد میں پڑھی جائے اور ملک گرم ہو اور بہت شدید گرمی ہو۔  
 اول وقت عصر کا بعد وقت ظہر کے ہو اور آخر اسکا جبکہ غروب  
 ہو جائے آفتاب اور مستحب وقت اسکا تاخیر کرنا نماز میں جب تک کہ  
 آفتاب متغیر نہ ہو یعنی آنکھیں آفتاب کی سہارا اچھی طرح سے کر لیں  
 اور مکروہ وقت بعد زرد ہو جائے آفتاب کے پڑنا  
 مسئلہ اگر کسی نے نماز فجر پڑھی اور اسکی دوسری رکعت  
 میں آفتاب نکل آیا نماز اسکی ٹوٹ جائیگی اور اگر نماز عصر کی چوتھی  
 رکعت میں آفتاب غروب ہو گیا نماز اسکی ہو جائیگی۔  
 اول وقت مغرب کا جبکہ آفتاب غروب ہو جائے آخر اسکا جبکہ سفید  
 شفق غروب ہو اور مستحب تعمیل ہے۔  
 اول وقت عشا کا جب مغرب کا وقت نہ رہے اور آخر اسکا  
 فجر کے وقت تک ہے۔ تاخیر عشا کی تہائی رات تک گرمی میں

استحب ہو اور ہاڑون میں جلدی اور تاخیر نصف رات تک  
مباح ہو اور بعد نصف کے مکروہ ہو۔

اول وقت وتر کا بعد نماز عشا کے ہو اور آخر اسکا چیتک فجر  
طلوع نہ کرے اور استحب ہے وتر تہجد کے بعد پڑھنا اگر وہ سبق  
پورے طور سے تہجد کے واسطے اٹھنے کا نہ ہو تو عشا کے ساتھ ہی پڑھ لینا بہتر  
اول وقت تہجد کا بعد نصف لیل کے ہو اور آخر اسکا فجر کے طلوع  
ہونے تک ہو اور استحب وقت اسکا نہائی رات جب باقی رہ جائے

### فرائض نماز کے چھ ہیں

تکبیر تحریمہ کی داغ بیل گھر کے دروازہ کے ہو امام محمد رحمہ اللہ  
کے نزدیک فرض ہو اور امام ابو یوسف اور امام اعظم رحمہم  
کے نزدیک شرط ہو۔

فائض اختلاف میں یہ ہے کہ اگر فاسد ہو جائے فریضہ تو نماز  
نفل ہو جاتی ہے نزدیک طرفین کے اور امام محمد کے نزدیک  
نفل نہیں ہوتی ہو اور اگر کسی نے نظر کا تحریمہ کیا قبل زوال  
کے اور بعد اسکے زوال ہو گیا تو طرفین کے نزدیک نماز ہو جائیگی

اور امام محمد کے نزدیک ہوگی۔

قیام (۲) کھڑا ہو فرض نماز میں وتر کی رکعتوں میں اور صد کھڑے ہو نیکی یہ ہے کہ اگر ہاتھ اپنے پھیلائے تو گھٹنے ناک پہونچیں۔ مسئلہ بے عذر ایک پیرو کھڑے ہونا مکروہ ہے نماز ہو جائیگی اور اگر عذر سے ہے تو نماز میں کراہت بھی ہوگی۔

قرآۃ (۳) قرآن شریف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور ہم تک متواتر آپونچا اسکا پڑھنا۔ رکوع (۴) بٹھلنا اور پاؤں کے اگھٹنے پر ہاتھ رکھ لینا۔ سجدہ (۵) ناک اور پیشانی زمین پر رکھنا۔

تعدہ اخیرہ (۶) آخر رکعت میں بعد سجدوں کے بیٹھنا بقدر اسکے کہ التحيات عبدہ ورسولہ تک پڑھ لے۔

مسئلہ اگر کوئی مقتدی التحيات عبدہ ورسولہ تک پڑھ چکا اور اُس نے سلام پھیر دیا یا بات کر لی ورامام نہیں پہونچا مقتدی کی نماز نہ ہوگی۔

واجبات نماز

قرآۃ فاتحہ (۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم

ما لک یوم الدین تا آخر پڑھنا۔

ختم سورہ (۲) کوئی سورۃ قرآن مجید کی پڑھنا مقدار یا تفصیل  
کے معلوم ہوگی۔

مراعات ترتیب (۳) ترتیب کی رعایت کرنا ان میں جو مکمل  
م شروع ہوئی ہیں ایک رکعت میں جیسے سجدہ۔

نکملہ اگر کسی نے دوسرا سجدہ پہلی رکعت میں بھولے سے  
چھوڑ دیا اور کھڑا ہو گیا اور نماز اُس نے اپنی پوری کی پھر اُس کو باوآداب  
ہو اُس پر کہ سجدہ چھوٹا ہوا کرے اور سجدہ سو کرے بسبب کے ترتیب کے تحقق ہو  
کہ رعایت ترتیب کی ہر اُس رکن میں کرنا چاہیئے جو نماز بھر میں  
بطور فرضیت کے مکرر ہوتے ہیں جب رکوع وغیرہ۔

قعدہ اولیٰ (۴) بیٹھنا دوسری رکعت میں جسکی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں  
قرآۃ تشمید قعدہ اخیرہ میں (۵) آخر مرتبہ کے بیٹھنے میں التحیات  
کا عید و در سولہ تک پڑھنا۔

قرآۃ قنوت (۶) وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کا پڑھنا  
تکبیرات عید (۷) عید کی نماز میں سوائے تکبیر تحریمہ کے جو تکبیرات

زیادہ کسی جاتی ہیں اُنکا کہنا۔

جہر (۸) پکار کے پڑھنا اُن نازوں میں جنہیں پکار کے پڑھتے ہیں  
جیسے فجر مغرب عشا امام کو۔

حقافہ (۹) چپکے سے پڑھنا ظہر اور عصر میں امام وغیرہ امام کو  
ماسوائے جو ہیں وہ سنن و مستحبات و آداب ہیں۔

### طریقہ نماز کا

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے رو بقیذہ کھڑا ہو اور ہاتھوں کو  
تکبیر کے ساتھ محاذی کان کی لوکے اُٹھائے یہ ہاتھ اُٹھانا سنت ہے  
جب کان کی لوکے مقابل ہاتھ پہنچ جائیں تو تکبیر کہے۔

فائدہ ہاتھ اُٹھانا نفی کرنا ہے گویا سوائے خدا کے سب کو  
بیٹ پیچھے چھوڑ دیا ہاتھ سیدھا گویا آخرت ہے اور ہاتھ اُٹھا گویا  
دنیا ہے یا کبر اور غرور کی نفی ہے بعد نفی کے اللہ اکبر اثبات کبریاٹی  
کا ہے خدا کے لئے جیسے کلمہ شہادت میں بعد نفی کے اثبات ہے۔

مسئلہ نہیں صحیح ہے تکبیر تحریمہ کی مگر کھڑے ہو کر اگر جھکے ہوئے  
تکبیر کے اور قیام سے قریب ہے تحریمہ ہو جائیگا اور اگر کوع سے

قرب ہو تو تحریمہ نہوگا۔

سُئِلَ اللهُ اکبر کے بدلے اللہ اجل یا اللہ اعظم  
یا الرحمن اکبر کے امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک  
کافی ہو مگر جو کسی نے اکبر اور اجل یا اعظم کہا تو اچھا  
کسی کے نزدیک تحریمہ نہوگا اور اگر اللہ یا الرحمن یا رب اکبر  
تحریمہ کیا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہو جائیگا اور امام محمد کہتے ہیں  
ضروری ہو اسم کے ساتھ کوئی صفت کا ملانا اگر کسی نے کہا لا الہ  
الا اللہ یا الحمد للہ یا سبحان اللہ یا تبارک اللہ اور تحریمہ  
کیا طرفین کے نزدیک ہو جائیگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک  
نہوگا اگر کسی نے کہا الرحیم اکبر تحریمہ ہو جائیگا اگر کسی نے کہا  
الرحیم یا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہم بارک لی فی  
هذا یا صرف اللہم کہا اور کچھ زیادہ نہ کیا یا اللہم اغفر لی  
یا استغفر اللہ کہا تحریمہ نہوگا (اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ کبیر  
اللہ الکبیر رب یکسان ہیں، اگر کینے فارسی میں بنت ہامی یا ہون  
اگر عربی بول سکتا ہو اچھی طرح پہنیں کافی ہو مگر عیہ عربی نہ بول سکے

اور ہاتھ باندھے اسی طرح پر کہ تھیلی کو سیدھے ہاتھ کی  
 پشت پر اٹھے ہاتھ کے رکھے اور تین انگلیاں بچھا دے اور  
 انگوٹھا اور چنگلیا سے کلائی میں حلقہ باندھ لے اور نیچے  
 ناف کے رکھے پھر پڑھے سبحانک اللہم و مجدک و تبارک  
 اسمک و تعالیٰ جددک ولا اللہ غیرک۔ پھر کہے استعید باللہ  
 یا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم امام ابو حنیفہ اور امام محمد  
 کہتے ہیں مقتدی نہ پڑھے اور امام ابو یوسف کہتے ہیں سبحانک  
 اللہم کے پیچھے اسکو بھی پڑھے ایسی ہی عیدین میں بعد ثنا  
 کے قبل تکبیرات کے امام ابو یوسف کے نزدیک کناجا ہے  
 اور طرفین کے نزدیک نہیں بلکہ بعد تکبیر کے وقت قرأت کے  
 اور ایسی ہی مسبوق جب اپنی نماز ادا کرنے لگے امام ابو یوسف  
 کے نزدیک اعوذ باللہ نہ پڑھے اور وہ دونوں کہتے ہیں پڑھے۔  
 پھر کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چپکے سے تکرار سے پڑھنا۔  
 اسکو اسمین امام ابو حنیفہ سے تین روایتیں ہیں امام ابو یوسف  
 کہتے ہیں پڑھے اول میں ہر رکعت کے اور پھر اسی رکعت میں

تہ دُہرائے اور حسن بن زیاد روایت کرتے ہیں اول رکعت میں  
پڑھے اور سلام تک پھر نہ دُہرائے اور امام محمد روایت کرتے ہیں  
کہ الحمد للہ پڑھے اور سورۃ پڑھنے کے ہر رکعت میں پڑھے یہ اختلاف  
اُن غادون میں ہے جس میں قرآن چکے سے پڑھی جاتی ہے لیکن جو  
بیکار کے پڑھی جاتی ہیں تو اُن میں ایک ہی رکعت میں نہ دُہرائے  
اور صحیح یہ ہے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ پڑھے سورۃ کے لئے پھر نہ  
دُہرائے مگر امام محمد کے نزدیک چکے پڑھنے والی غادون میں دُہرائے  
پھر الحمد للہ پڑھے پھر ولا الضالین کے بعد امام کے امین  
اور مقتدی بھی کہے امین چکے سے کہنا مستحب ہے اور کوئی سورت  
پڑھے پھر فرض کی اول کی دو رکعتوں میں اور فاضل میں  
الحمد للہ کے بعد باتین آیت چھوٹی یا بڑی ایک آیت جیسے  
آیت الکرسی وغیرہ۔ پھر تکبیر کہتا ہوا رکوع میں ہائے ہاتھوں کو  
گھٹنے پر جائے اور اُٹھ لیوں کو جدا جدا کہتا ہوا رکے اور پیٹ کو  
برابر پھیلا دے اور سر کو نہ جھکائے نہ اٹھائے مروی ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پیٹ ایسا بیدار رکھتے تھے



کہ بھرا کٹورا پانی کا رکھ دیا جاتا تو چھلکتا تک نہیں تھا۔  
**مسئلہ** اگر کوئی امام تک پہنچا اور امام رکوع میں تھا اور  
اُس نے تکبیر تحریمہ کی کی رکوع میں جانے نہیں پایا تھا کہ امام  
کھڑا ہو گیا یہ رکعت اُسکو نہیں ملی اُسکو ادا کر گیا اگر جھکے جھکے  
تکبیر تحریمہ کی تو نماز قاسد ہوگی پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم  
کم سے کم تین مرتبہ اور سات بار جماعت میں امام کو پڑھنا افضل ہے۔  
**مسئلہ** اگر امام رکوع میں تھا اور اُس نے آواز جوتے کی سنی  
کہا امام ابو حنیفہ نے انتظار کرے اگر بخوف ہو یا سے اور کہا  
امام محمد نے نہ انتظار کرے زجراً تاخیر جماعت پر کہا بعضوں نے  
اگر آنے والا مالدار ہو انتظار نہ کرے اور اگر آنے والا فقیر ہو انتظار  
کرے اور بعضے کہتے ہیں اگر آنے والے کی عادت ہے جماعت میں شریک  
ہونے کی اور مسجد میں آنے کی تو انتظار کرے ورنہ نہیں اور کہا گیا ہے  
کہ اگر بیچا نہ ہو آنے والے کو تو انتظار نہ کرے اور اگر نہیں جانتا ہے  
کہ کون آیا اگر انتظار کرے تو کر سکتا ہے پھر سر اٹھائے اور کہے  
سمع اللہ لمن حمد یہ کھڑا ہونا طریقین کے نزدیک فرض نہیں ہے۔

اور امام ابو یوسف کے نزدیک فرض ہے اور مقتدی سر بنالک الحمد  
 کہے امام احمد حنبل کے نزدیک سر بنالک الحمد کہنا چاہیے  
 امام اعظم کے نزدیک امام کو سر بنالک الحمد نہ کہنا چاہیے اور  
 صاحبین کے نزدیک امام بھی سمع اللہ لمن حمد کے بعد چپکے سے  
 سر بنالک الحمد کہے مقتدی سمع اللہ لمن حمد نہ کہے اور  
 تنہا پڑھنے والا دونوں کو پڑھے پھر کھڑے ہو کر سیدھے تکبیر کہے  
 اور سجدہ میں جائے اور تکبیر کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے پھر سجدہ  
 کرتے وقت ہاتھوں کو زمین پر ٹپکے پھر دونوں کے درمیان منہ  
 رکھے اس طور سے کہ منہ مقابل میں کان کے ہو جائے اور  
 انگلیاں قبلہ کے رخ ہونا چاہیں تاک اور پیشانی دونوں پر  
 سجدہ کرنا سنت ہے۔

اگر کسی نے پیشانی رکھی اور بعد زناک نہ رکھی جائز ہے اور  
 ایسے ہی اگر کسی نے بعد زناک نہ رکھی اور تاک صرف رکھی جائز ہے  
 اگر پیشانی کے رکھنے میں کوئی عذر ہو تو صاحبین کے نزدیک صرف  
 تاک پر سجدہ کرنا جائز نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہو کر وہ ہے

اگر کسی نے گال پر سجدہ کیا سجدہ نہ ہوگا اگر فذر ہے تو اشارہ کرے۔  
 اور پائوں زمین پر رکھنا ہمارے نزدیک فرض نہیں ہے البتہ جواز  
 سجود میں یہ شرط ہے کہ قدم نہ اٹھیں اگر وہ دونوں اٹھ جائیں  
 حالت سجدہ میں تو سجدہ نہ ہوگا اگر اس میں سے ایک مرتباً ایک اٹھا  
 سجدہ گراہت کے ساتھ ہو جائیگا۔

اگر سطح سجدہ سطح قد میں سے بارہ انگلی اونچی ہو تو اُس پر سجدہ  
 درست نہیں ہے مثلاً تخت یا اونچی دوکان کے باہر کھڑے ہو کر  
 تخت یا دوکان پر سجدہ کرنے سے سجدہ نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے پرے زانو پر سجدہ کیا تو نہیں جائز ہے۔  
 نوٹ فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے کہ صرف ناک پر سجدہ  
 نہیں ہو سکتا ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے ایسی چیز پر سجدہ کیا جس میں سختی زمین کی  
 نہیں پائی جاتی جیسے سوکھی گھاس یا کھجور وغیرہ پر سجدہ نہ ہوگا  
 اور اگر سختی محسوس ہو یا خود سخت ہو جائے تو سجدہ جائز ہے۔  
 پگڑی کے پیچ اور گہون اور دھان پر سجدہ جائز ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے اپنی آستین تجسّس مقام پر پھیر لیا دی اور آستین پر سجدہ کیا سجدہ نہیں جائز ہوگا۔

مسئلہ اگر کسی نے موضع سجدہ پر زیادہ کپڑا ڈال لیا۔ اگر کسی اذیت کے دفع کرنے کے لیے ہو تو اس پر سجدہ جائز ہے ورنہ مکروہ ہو، اجماعاً مرد اپنی پنڈلیوں اور زانوؤں اور بازوؤں اور پیٹ کو حالت سجدہ میں ملا کر نہ رکھے اور عورت ران کو پیٹ سے ملاوے اور پاؤں کی انگلیوں کو حالت سجدہ میں قبلہ کی رخ کر دے پھر سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کم سے کم تین مرتبہ پڑھے امام کے لئے یہ بہتر ہے کہ پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھے تاکہ تین مرتبہ تک مقتدی پہنچ جائے۔

مسئلہ اگر مقتدی تین مرتبہ نہ کہے سکے اور امام نے سجدہ سے سر اٹھایا مقتدی کو چاہیے کہ امام کے ساتھ اٹھے اور تسبیح چھوڑ دے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور تکبیر کہے اور اطمینان سے بیٹھے ہمارے بیان اس جگہ کوئی ذکر مسنون نہیں و دون سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا ضروری ہے جو قریب بیٹھنے کے ہو جائے اور اگر اتنا

اٹھارہ کفریب سجدہ کے ہی تو گویا اُسے سجدہ میں سجدہ کیا۔  
پھر تکیہ کر کے اور سجدہ مثل سجدہ اولیٰ کے کرے پھر سجدہ سے اٹھے اور  
ہاتھوں کو قدموں پر ٹیک دیتا ہوا کھڑا ہو لیکن بین پر نہ ٹیکے  
اور دونوں سجدوں کے بعد بیٹھے نہیں یعنی جلد استراحت کرے  
بلکہ فوراً کھڑا ہو جانا چاہیئے۔

اور دوسری رکعت میں سوا ہاتھ اٹھانے اور سبحانک اللہم پڑھنے  
اور احوذ باللہ پڑھنے کی سب وہ کرے جو پہلی رکعت میں کیا ہی۔  
پھر دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے اور اس طرح  
بیٹھے کہ اُسے پاؤں کو بچھا کر اُس پر بیٹھے اور سیدھے قدم کو کھڑا رکھے  
اور سب انگلیاں قبلہ کے رخ رکھے اور ہاتھوں کو ذرا اوپر پھیلا دے۔  
مسئلہ یہ قعدہ واجب ہی اگر بھول کر کوئی جھوٹا گیا ہو تو اُسکو

سجدہ سہولازم ہوگا۔ پھر التحيات پڑھے التحيات کا پڑھنا بھی واجب ہی  
جب اشہد ان لا الہ الا ہوئے تو سیدھے ہاتھ کی چھٹنگلیاں اور  
اُسکے پاس والی انگلی بند کر لے اور انگلیوں سے اور بیچ کی انگلی سے  
حلقہ باندھے اور کلمہ کی انگلی کو اٹھائے اور لا اللہ پر انگشت شہادت رکھے

اور جو التحیات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اُسکا پڑھنا اولیٰ ہے اور وہ یہ ہو التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمہ اللہ وبرکاتہ اسلام علینا وعلى عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدًا عبده ورسوله۔ اسکے پڑھنے کے بعد کچھ نہ پڑھے بلکہ تیسری رکعت کے لئے تکبیر کہہ کر کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ اگر کسی نے ارادۃ التحیات پر زیادتی کی تو مکروہ ہے۔ اور اگر بھولے سے زیادتی کی سجدہ سہولاً لازم ہوگا۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک حرف کا زیادہ کرنا بھی زیادتی میں داخل ہے اور بعض لوگوں نے اللہم صل علی محمد کہنے کو اور بعضوں نے ال محمد بھی کہنے کو زیادتی میں داخل کیا ہے جو موجب سجدہ سہو کا ہے۔

مسئلہ اگر کوئی آخر نماز میں آملا اُسکو مختار یہ ہے کہ تشہد اور درود پڑھے اور دعا مانگے۔ اور بعضوں کے نزدیک التحیات کی تکرار تشہد تک کرے اور بعضوں کے نزدیک عابثی مانگے اور بعضوں نے کہا کہ التحیات پچھانچھ

مسئلہ اگر کسی پر سجدہ سہو ہو تو التبیات نشہ تک پڑھ کر  
سجدہ کرے اور پھر التبیات کے ساتھ درود وغیرہ پڑھے۔  
پھر آخر کی دونوں رکعتوں میں صرف الحمد للہ پڑھے اگر الحمد للہ  
بھول گیا صحیح یہ ہو کہ سجدہ سہونہ واجب ہوگا لیکن الحمد للہ  
و سورہ فاتحہ سے زائد پڑھنا مکروہ ہے۔

پھر جب دوسرے قعدہ میں (جو فرض ہے) بیٹھے تشهد پڑھے  
جسکا پڑھنا بھی فرض ہے بعد اُس کے درود پڑھے آنحضرتؐ پر  
درود ماثورہ یہ ہے اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد  
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید  
اللہم بارک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت  
علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اگر درود وہ  
پڑھے گا نماز اُسکی ہو جائیگی۔ اور اُسکے بعد دعا پڑھے قرآن  
کی جیسے رہنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة  
وقنا عذاب النار یا وہ دعا جو معنون میں قرآن کے ہے جیسے  
اللہم عافنی واعف عني واصلم امري واحرف عني عن کل شیء

اللهم استعملني بطاعتك وطاعة رسولك وارحمني يا ارحم الراحمين  
يا وه دعائين جو منقول ہیں جیسے اللہم انی اعوذ بک من عذاب  
جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من شر  
فتنة المسيح الدجال اللهم انی اعوذ بک من شر فتنة المحيى  
والصامت واعوذ بک من المأثم والمغرم یا اللہم انی  
ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب الا انت  
فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور  
الرحیم اللهم لك الحمد كله ولك الملك كله وبیدک الخیر كله  
والیك یرجع الامر كله اسألك من خیر كله واعوذ بک  
من شر كله یا ذا الجلال والاكرام لیکن ایسی دعا نکرنا چاہیے  
جو مشابہ لوگوں سے بات چیت کرنے کے ہے جیسے اللہم اکسنی  
اللہم نروجنی فلانة۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے ایسی دعا کی جو مشابہ کلام کے ہو نماز  
فاسد نہ ہوگی مگر نماز سے خارج ہو جائیگا۔

پھر سلام پھیرے سیدھے جانب و رکعہ السلام علیکم ورحمة اللہ



لفظ و برکات نہ کہے پھر دوسری جانب سلام پھیرے اور السلام  
علیکم درجۃ اللہ کہے سنت یہ ہے کہ دوسری جانب میں سلام کہنا  
نہ ادا دہیا ہو پہلی جانب سے۔

مسئلہ اگر کسی نے السلام صرف کہا کافی ہے مگر سنت  
نہ ادا ہوگی اور اگر سلام علیکم یا علیکم سلام کہا تو بھی سنت نہ ادا ہوگی۔  
مسئلہ اگر کسی نے بھولے سے یا یاد سے الٹی جانب پہلا  
سلام پھیرا پھر سید ہی جانب پھیرا تو دُہرانا الٹی جانب نہیں ضروری  
ہے اگر بھولے سے ایسا کیا ہے تو سجدہ سو بھی نہیں واجب ہے۔

مسئلہ امام سلام پھیرنے میں مقتدیوں کی نیت کرے  
سیدے جانب والوں کی نیت سیدے سلام میں اور اُنٹے  
طرف والوں کی اُٹے جانب اور محاذی کی دونوں جانب و  
مقتدی جس جانب سلام پھیرے اُس جانب کے لوگوں کی سلام  
میں نیت کرے اور امام اگر مقتدی کے مقابل نہیں ہے تو جس طرف  
وہ ہو اس طرف اُسکی بھی نیت کرے۔ اور اگر مقابل ہے تو دونوں طرف  
اُسکی نیت کرے اور تنہا پڑھنے والا فرشتوں کی نیت کرے۔

## پکار کر پڑھنے اور آہستہ پڑھنے کے احکام

تجربہ یعنی پکار کر پڑھنے کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ اُس کا غیر سنے اور مخافتہ یعنی آہستہ پڑھنے کی ادنیٰ مقدار یہ ہے کہ اپنا جی سنے امام کو فجر میں مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں جہر سے یعنی پکار کر قرأت کرنا چاہیے۔ اس طرح جہر کہ دوسرا بھی سنے اور منفرد کو اختیار ہے چاہے پکار کے پڑھے چاہے چپکے سے پڑھے اگر منفرد عشا کی نماز وقت گزرنے کے بعد قضا پڑھ رہا ہو تو اُس کو پکار کر قرأت کر نیکا اختیار نہیں بلکہ چپکے سے قرأت کرے اور جن نمازوں میں قرأت بالکل جہر سے نہیں کی جاتی ہو اُن میں بھی منفرد کو اختیار پکار کے پڑھنے کا نہیں ہے۔ اور امام جمعہ میں اور عیدین میں اور قضاے فجر و مغرب و عشا میں پکار کے قرأت کرے اور ظہر و عصر میں اور باقی رکعات مغرب و عشا میں امام بھی چپکے سے پڑھے۔

### احکام نماز وتر کے

نماز وتر نزدیک امام اعظم کے اس طور پر واجب ہے کہ

فرض سے کم اور سنت سے زیادہ مرتبہ اُسکا ہی۔ اور صاحبین کے نزدیک سنت مؤکدہ ہو اسلئے کہ منکر اُسکا کافر نہیں ہوتا ہی۔ اذان اُسکے لئے نہیں کہی جاتی ہی۔ اور قرأت اُسکی تینوں رکعتوں میں واجب ہی۔

کہا ہی یوسف بن خالد السینی نے کہ وتر واجب ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے اس کو چھوڑ دیا جو لے سے یا یاد سے قضا واجب ہوگی اگرچہ مدت گزر جائے۔ سواری پر وتر کی نماز بغیر عذر کے ادا نہیں کی جاسکتی ہے۔ اور بغیر نیت وتر کے وتر کی نماز جائز نہیں ہی۔ اور نہیں جائز ہے وہ مگر ساتھ نیت وتر کے تو اگر یہ نماز سنت ہوتی تو ان شرائط کی ضرورت نہ تھی اور یہی وجوب کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہو کہ ان الله نزل اداكم صلوٰۃ الى صلوٰۃكم ولا وحي لو ترفصلوها ما بين العشاء الى طلوع الفجر اور امر وجوب پر دلالت کیا کرتا ہی پس لفظ صلوٰۃ سے وجوب وتر کا ثابت ہوتا ہی اور اُسکی قضا بھی واجب ہوتی ہے اس

اس نماز کے لئے اذان نہیں دی جاتی، ہر اس واسطے کہ وہ نماز عشا کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ عشا کی اذان اُسکے لئے کافی ہے ہمارے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں ان میں فصل سلام کے ساتھ نہ کرنا چاہیے اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ وحم سوو کے ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہہ کر دعائے قنوت آہستہ سے پڑھنا چاہیے اگرچہ امام ہونے کی حالت میں نماز وتر کی قرأت بھر سے ہو دعائے قنوت یہی۔ اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک ونثقی علیک الخیر ونشکرك ولا نکفرک ونخلع ونترك من یفجرک اللھم ایاک نعبد ویاک نستعین ونسجد والیک نسعی ونخفد ونرجو رحمتک ونختفی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق۔

بیان اُن چیزوں کا جن سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے نماز پڑھنے والے کو اپنے کپڑے یا اپنے بدن سے کھینٹنا یعنی ایسا فعل کرنا جس سے کوئی فائدہ نہ ہو مکروہ ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے منہ کا پسینا پونچھ اتو وہ عبث یعنی کمیل نہیں ہو  
مسئلہ اگر کسی نے کجلا یا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا کئی مرتبہ  
رک رک کے نماز فاسد نہوگی اور اگر تین مرتبہ برابر برابر کجلا یا  
تو نماز فاسد ہو جائیگی جب کسی نے بال اکھاڑا تین مرتبہ  
برابر برابر نماز فاسد ہو جائیگی۔

نماز پڑھنے والے کو سنگ یزوں کا سر کاٹنا مکروہ ہے لیکن ایک مرتبہ  
جائز ہے بشرطیکہ اگر بغیر ہٹائے سجدہ جائز نہو اور اپنی حالت پر  
رہنے دینا افضل ہے نماز پڑھنے والا اپنی انگلیوں کو نہ چٹکاے  
اور نہ ایسا کپڑا اپنے جو سر سے قدم کی جانب پڑا ہو اور دونوں  
جانب اُسکے ملے نہوں یا چادر کا ندھے پر پڑی ہو اور دونوں آنچل  
اُسکے ملے نہوں یا عبا کا ندھے پر پڑی ہو اور ستین نہ پہنی ہو  
اور بانوں کو جمع کر کے گرہ نہ دے بلکہ اگر بڑے بال ہیں تو کھیلے  
رہنے دے۔ اور نہ کسی جانب ملتفت ہو نماز میں اسطرح التفات کرنا  
کہ صرف منہ قبلہ سے پھر جائے مکروہ ہے اور اگر سینہ بھی پھر گیا نہو  
فاسد ہو جائیگی۔

اور نہ بیٹھے کتے کی ہٹھک اور نہ جواب دے سلام کا زبان سے نہ ہاتھ سے نہ سر سے نہ اشارہ سے زبان سے جواب دینا منہ از کو فاسد کر دیتا ہے اور بقیہ صورتیں مکروہ ہیں۔ اور نہ چوزا نو بیٹھے مگر عذر سے چوزا نو بیٹھنا جائز ہے اور نہ کہائے اور نہ پیے اگر کہا یا اور پیا نماز باطل ہو جائیگی برابر ہے کہ بولے سے ہو یا یاد سے مسئلہ۔ اگر کسی کو نماز میں حدیث ہو جائے یا ضبط کرنے کی قوت نہ رہے تو اسی وقت نماز سے پھر جائے اور دوبارہ وضو کرے اور نماز اپنی اُسی باقی سے پوری کرے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص بعد حدیث کے استار کا رہا کہ اُس عرصہ میں کوئی رکن ادا کر سکتا ہے نماز اسکی باطل ہو جائیگی پہرے نماز شروع کریں مسئلہ۔ جبکہ وہ بچے تو اسکو مباح ہے چلنا پانی کا کھانا اور

پہر جانا قبلہ سے اور نجاست کا دھونا اور استنجہ کرنا اگر ممکن ہو جائے نہ کھوئے بایں طہر کہ کرتے کے نیچے نیچے دھو ڈالے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے پانی ایک جگہ یا پھر آگے بڑھ گیا اس جگہ سے نماز اسکی فاسد ہو جائیگی۔

جاننا چاہیے کہ نماز پڑھنے والا یا منفرد ہوگا۔ یا امام یا مقتدی نہیں ہر ایک کے لیے احکامات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

منفرد یعنی اکہلا نماز پڑھنے والا اگر نماز میں محدث ہوا اور لوٹا اور اُس نے وضو کیا تو اُسکو اختیار ہے خواہ اُسی جگہ باقی نماز پڑھے جہاں اُس نے وضو کیا ہے یا اگر چاہے تو اپنی جگہ پر لوٹ آئے لوٹ آنا افضل ہے۔

مقتدی کو اگر نماز میں محدث ہوا ہے تو اُسکو چاہیے کہ وضو کرے اور اپنی جگہ پر لوٹ آئے ہاں اگر امام نماز سے خارج ہو گیا یا امام کے اور اُس مقتدی کے درمیان کوئی حائل نہیں تو اُسکو اختیار ہے کہ جہاں اُس نے وضو کیا ہے وہیں بقیہ نماز پوری کر لے۔

امام اگر نماز میں محدث ہوا ہے اور اُس نے دوسرے شخص کو اپنی جگہ پر امام بنادیا تو وہ امام اول ہامت سے خارج ہو کر مقتدی کے حکم میں ہو جائیگا اُسکا یہی حال ہوگا جو مقتدی کا بیان کیا گیا ہے۔

مسئلہ اگر امام اول نے قبل اسکے کہ امام ثانی اُسکی جگہ پر کھڑا ہوا اپنی نماز فاسد کر دی تو بیہوں کی نماز فاسد ہو جائیگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے کھایا یا پیلا ایسے افعال کبے جو منافہ نماز کے ہیں تو وہ پھر سے نماز شروع کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے وضو کے لیے پانی بھرا تو وہ پھر سے نماز پڑھے۔ مرغینانی صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ اگر اسکے پاس پانی نہ ہو تو اسکو جائز ہو کہ وہ پانی بھر لے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے پیشاب کھایا یا خانہ پھر بعد از ان طہارت کی تو نماز کو ختم نہیں کر سکتا بلکہ نماز پھر سے شروع کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے برتن بھرا اور اسکو دونوں ہاتھوں سے اٹھایا تو اسی نماز کو ختم نہیں کر سکتا، ہو اور اگر ایک ہاتھ سے اٹھایا ہو تو اسی نماز کو جس میں محدث ہوا ہو ختم کر سکتا ہے۔

لیکن پھر سے شروع کرنا نماز کا اکثر مشائخ کے نزدیک افضل ہے اور کہا گیا ہو کہ منفرد کے حق میں پھر سے نماز پڑھنا مطلقاً افضل ہے۔ لیکن امام اور مفتدی اگر پھر جماعت کو پاسکتے ہیں تو پھر سے شروع کرنا افضل ہے۔ اور اگر جماعت کو نہیں پاسکتے ہیں تو اسی نماز کو ختم کرنا افضل ہے۔ اور اسی کو فتاویٰ میں صحیح کہا ہے۔



اور کہا بعض نے اگر وقت میں گنجائش ہی تو پھر سے شروع کرنا افضل ہی ورنہ نہیں۔ اور کرخی نے کہا ہر افضل یہ ہو کہ وضو کرے اور کلام کرے اور پھر سے نماز پڑھے اسلئے کہ وہ ادا کرے اپنے فرض کو بغیر اختلاف اور بغیر چلنے کے اور یہی اوی ہے۔

مسئلہ۔ کوئی نماز میں سو گیا اور اُسکو احتلام ہوا یا اُس نے کسی عورت کی طرف دیکھا اور اُسکو انزال ہو گیا یا مجنون ہو گیا۔ یا بیہوش ہو گیا یا فقہ لگا یا وہ پھر سے نماز پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر بات کی کسی نے نماز میں سہکریا ہول کرنا جانی ہوگی خواہ حروف حاصل ہوں یا نہ حاصل ہوں جیسے چلانا ماتہ گدھے کے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص نماز میں رویا یا آہ آہ کی اور اُسکا رونا اس طرح بلند ہو کہ اُس سے حروف پیدا ہو گئے تو اگر یہ رونا جنت اور دوزخ کی یاد سے ہو تو کچھ حرج نہیں ہے اور اگر درد یا مصیبت سے ہو تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

امام ابی یوسف سے روایت ہے کہ حالت درمیان آواز نہ نکالنا اگر ممکن ہو تو رونا یا آہ آہ وغیرہ کرنے سے نماز ٹوٹ جائیگی۔ ورنہ نہ ٹوٹے گی

اور امام محمدؒ سے مروی ہے کہ اگر مرض اسکا خفیف ہو تو روئے یا آہ آہ وغیرہ کرنے سے نماز ٹوٹ جائیگی ورنہ نہ ٹوٹے گی۔

مسئلہ اگر کسی مٹی کو موضع سجدہ سے چھونکا اگر آواز سنی نہیں جاتی ہی بالاجماع نماز نہ فاسد ہوگی اگر سنی جاتی ہے تو امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فاسد ہو جائیگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فاسد ہوگی۔  
مسئلہ اگر کسی نے بغیر عذر یعنی بغیرے تابی کے کھنکھارا اور اس سے حروف پیدا ہو گئے جیسے اخ اخ تو امام محمدؒ و امام اعظمؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر اضطراب میں کھنکھارا مثلاً بلغم حلق میں جمع ہو گیا تو نماز نہ فاسد ہوگی۔

مبسوط میں ہے اگر کسی نے اس واسطے کھنکھارا کہ پڑھنے میں وقت ہوتی تھی دفع ہو جائے نماز نہ فاسد ہوگی۔

مسئلہ اگر کسی نماز پڑھنے والے کی بی بی نے اس کے بوسہ لیا اور اُسے بی بی کے بوسہ نہیں لیا نماز اس مروی نہ فاسد ہوگی اگر اس مرد نے بھی بوسہ لے لیا نماز فاسد ہو جائیگی ایسے ہی اگر بی بی نماز پڑھ رہی ہو اور بیان نے بوسہ لیا تو بی بی کی نماز نہ فاسد ہوگی۔

بشرطیکہ بی بی نے بوسہ نہ لیا ہو۔

سُئلہ اگر کسی نے بعد تشہد کے حدث کیا یا بالارادہ بات چیت کی یا کوئی ایسا عمل کیا جو منافہ نماز کے ہی نماز تمام ہو جائیگی۔

سُئلہ اگر امام قہقہہ لگائے یا حدث عمدا کرے مقتدی بھی بے سلام کئے اٹھ سکتے ہیں اور اگر امام سلام کرے یا کلام کرے مقتدی کو سلام پھیرنا چاہیے۔

سُئلہ اگر تیمم کرنے والے نے نماز میں پانی دیکھا یا ایک عامل شخص نے اُسکو خبر دی کہ پانی قریب میں ہی اور حدث بھی اسکو لاحق نہیں ہوا اور وہ پانی سباح ہی یا اپنے بھائی یا دوست کے پاس ہی نماز فاسد ہو جائیگی۔

سُئلہ اگر تیمم کر کے نماز پڑھنے والے کو نماز میں حدث ہوا اور وہ وضو کرنے پلٹا اور اُس نے پانی یا یا نماز اسکی فاسد نہوگی وضو کرے اور بنا کرے۔

سُئلہ اگر تیمم نے پانی لبک اجنبی آدمی کے پاس دیکھا اُسکو نماز پوری کرنا چاہیے اور بعد کو مانگنا چاہیے اگر وہ دے تو وضو کر کے

پھر سے نماز پڑھے ورنہ نماز پہلی کافی ہے۔

جاننا چاہیے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک نمازی کو بالارادہ نماز سے باہر آنا فرض ہے اور صاحبین کے نزدیک خروج اپنے ارادہ سے فرض نہیں ہے اس قاعدہ کی بنا پر بہت سے مسئلے متفرع ہوتے ہیں انہیں سے بعض لکھے جاتے ہیں۔

مسئلہ آخری قعدہ میں بقدر تشدد بیٹھنے کے بعد اگر کسی تیمم کو نیوالے نے پانی دیکھا یا تنہیں پر سح کر نیکی مت پوری ہو گئی۔ یا موزہ کو عمل قلیل سے اتار ڈالا یا تن پڑھنے صورت قرآن کی یاد کر لی یا اسکو سورۃ یاد آگئی۔ یا اسنے کسی کو پڑھتے سنا اور سورۃ یاد کر لی یا اسنے کو اسکی ملک کا پڑا مل گیا۔ یا نماز پڑھنے والے کو بقدر تشدد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ اسکے ذمہ ایک وقت کی نماز رہ گئی ہے اور وہ شخص صاحب ترتیب بھی ہے اور اس زکاوت بھی وسیع ہے۔ یا قاضی نے حدیث کیا اور اپنا قائم مقام ایک آن پڑھ کر دیکھا یا نماز پڑھنے والا فجر کے قعدہ میں تھا کہ آفتاب طلوع ہو گیا یعنی قرص اسکا دکھائی دیا یا شمع دکھائی دی یا جمعہ کی نماز پڑھ رہا تھا کہ عصر کا وقت آگیا یا کچھ بیچوں پر مسح کرتا تھا اور وہ اچھی ہو کر گر گئیں یا لونڈی بقدر

تشہد چینیے کے بعد آزادی گئی اور سر اٹکانگا تھا یا استعاضہ وغیرہ کی  
مرضعتی اور اچھی ہو گئی ان سب صورتوں میں نماز امام صاحب کے  
نزدیک باطل ہو جائیگی اور صاحبین کے نزدیک نہیں باطل ہوگی۔  
**احکام قضا نماز کے**

وقتی نماز اور قضا نماز کے ادا کرنے میں ہمارے نزدیک ترتیب شرط ہے  
لیکن میں چیزوں سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے وقت کی تنگی سے  
قضا نماز کے بھول جانے سے چہر نمازون کے قضا ہو جانے سے جس  
شخص سے کوئی نماز چھوٹ گئی ہو اسکو جب یاد آئے اس نماز کو ادا  
کر لے اور قضا نماز کو وقتی نماز سے پہلے پڑھے اور اگر وقت تنگ  
ہو تو اولیٰ یہ ہے کہ وقتی نماز پہلے پڑھ لے۔

**مسئلہ** اگر کسی نے عصر کی نماز اول وقت میں شروع کی  
اور اسکو یہ یاد نہ تھا کہ اُس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے اور اس نے نماز  
عصر کے قیام و قرات وغیرہ کو اسقدر دیر کیا کہ وقت مکروہ عصر کا  
آگیا پھر اسکو یاد آیا کہ اُس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو اسکو نماز  
ہوری کرنا چاہیے اور اگر اُس نے نماز عصر شروع کی ایسے تنگ وقت میں

کہ ایک رکعت یا دو رکعت میں آفتاب غروب ہو گیا تو قیاس چاہتا ہے کہ نماز عصر فاسد ہو جائے لیکن استحساناً اسکو نماز عصر پوری کرنا چاہیے پھر نماز ظہر قضا کرے اور اگر اسکو آفتاب زندہ ہونے کے بعد یاد آ گیا کہ اُس پر ظہر کی نماز قضا ہے تو نماز عصر کی پڑھ لے اگر ظہر پڑھ بیٹھا جائز نہ ہوگا۔ اور اگر اُس نے عصر اول وقت میں شروع کی اور قرآن و قیام کو بہانہ کر دیا کہ وقت مکروہ آ گیا پھر یاد آئی اسکو قضا ظہر کی تو چاہیے کہ عصر ختم کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کی دو تین نمازیں چھوٹ گئی ہوں تو ان کو ترتیب و ادا کرے۔ جیسا کہ یوم خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر و عصر اور مغرب کی نمازیں قضا ہو گئی تھیں حضرت بلالؓ نے مغرب کی اذان دی اقامت کے بعد ظہر کی نماز ادا کی گئی پھر اقامت کہی گئی اور عصر کی نماز ادا کی گئی پھر اقامت کہی گئی اور نماز مغرب ادا کی گئی پھر اقامت کہی گئی اور نماز عشا پڑھی گئی۔

مسئلہ۔ اگر چہ نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ترتیب نہیں واجب ہے جسکو چاہے پہلے پڑھے اور جسکو چاہے پیچھے پڑھے۔

## احکام اذان کے

اذان کے معنی اعلان کے ہیں۔ شرع میں اعلان مخصوص کو کہتے ہیں۔ پانچوں نمازوں اور جمعہ کے لیے اذانِ نیا سنت ہو۔ عیدین، و ترہ، تراویح، صلوٰۃ جنازہ کو کسوف کے لیے سنت نہیں ہے اور اذان دینے کا طریق یہ ہے کہ مؤذن رو قبلہ ہو کر اللہ اکبر چار بار کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ دو بار اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو بار حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ دو بار کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے ہوئے سر کو سیدھے جانب پھرے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح دو مرتبہ کہے اور سر اٹھی جانب پھرے اور فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد رو قبلہ کر کے اَلصَّلٰوۃُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو بار کہے پھر دو بار اللہ اکبر کہے اور ایک بار لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔

سُئلَ اگر کسی نے رو قبلہ اذان نہ کہی اذان ہو جائیگی مگر مکروہ ہوگی۔

اقامت بھی مثل اذان کے ہے مگر اس میں بعد فلاح کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ

بھی دو بار کنا چاہیے اور حیّ علی الصلوٰۃ وحیّ علی الفلاح بین  
دراہنے اور بائین رخ نہ کرنا چاہیے اور اذان رک رک کے کہی جائے اور  
اقامت سرعت سے اذان اور اقامت گا کر کنا مکروہ ہے۔ اذان سننے والے کے لیے  
مستحب ہے کہ الفاظ اذان دہلنے میں مؤذن کی پیروی کرے اور  
حیّ علی الصلوٰۃ اور حیّ علی الفلاح کنا مکروہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
بھی کہے۔ اذان اور اقامت سننے والے کو کوئی کام یا کلام نہ کرنا چاہیے  
بلکہ دونوں کا جواب دینا چاہیے۔

قضا نمازون کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر کئی نمازین  
چھوٹ گئی ہوں تو پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت دونوں کی جائیں  
اور دوسری نماز میں اختیار ہی چاہے اذان کہے یا صرف اقامت کہے  
جبکہ قضا نماز میں ایک ہی مجلس میں ادا کی گئی ہوں اور اگر کئی مجلسوں میں  
ادا کی جائیں تو اذان بھی کہنا چاہیے۔ اذان دینے والے اور اقامت  
کہنے والے کو با وضو ہونا چاہیے لیکن اذان بغیر وضو کے کہنا بکریہت جائز ہے  
اور حالت جنابت میں اذان اور اقامت درست نہیں ہے۔  
کسی نماز کے لیے اذان اُسکے وقت آنے کے قبل نہ دینا چاہیے۔ لیکن فجر میں



امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نصف آخر شب میں اذان دینا جائز ہی اور  
 امام محمد اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں جائز ہی۔ اگر قبل وقت کے  
 اذان دی گئی ہو تو پھر وقت آنے پر اذان دے جائے۔

## احکام جماعت کے

جماعت سنت موکدہ یعنی قریب واجب ہی بلکہ بعض واجب کہتے ہیں  
 جماعت حالت عذر میں ساقط ہو جاتی ہے۔ پانی میں۔ آندھی میں۔  
 اندھیری رات میں۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں جماعت ساقط ہو جاتی ہے۔

(۱) جماعت میں جانے والے کو اگر خوف ہو کہ اس کا قرض خواہ اس کو قید کرادے گا۔  
 (۲) اگر اس کو خوف ہو اندھیرے کا۔

(۳) اگر وہ شخص سفر میں ہو اور اس کو خوف ہو کہ اگر جماعت سے نکل  
 پڑے گا تو قافلہ چھوٹ جائے گا۔ اس کا مالی کثیر مقدار میں ضائع ہو جائے گا۔  
 (۴) اگر عشا کی نماز جماعت سے ہونی والی ہو اور کھانا بھی سامنے موجود ہی  
 ہو۔ اس کا دل بھی کھانا کھا دینا خواہشمند ہو۔

مسئلہ۔ اندھے پر امام اعظم کے نزدیک جماعت واجب نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک اگر اسکو کوئی دوسرا شخص جماعت کا لیجانے والا اٹھائے تو جماعت واجب ہے۔

مسئلہ۔ لوٹے اور اپاہج پر جماعت نہیں واجب ہے۔

مسئلہ۔ بوڑھے چھوٹے پر بھی جماعت نہیں واجب ہے۔

مسئلہ۔ جس شخص کے پاؤں کٹے ہوئے ہوں اس پر بھی جماعت واجب نہیں ہے۔ جماعت کے لیے کم سے کم دو مقتدی ہونا چاہئیں۔

مسئلہ۔ اگر دونوں میں سے کوئی ایسا لڑکا ہو جو نہ کھڑا ہو تو جماعت جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے اپنے گھر میں بی بی اور لونڈی اور لڑکی کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ فضیلت جماعت کی پائے گا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص سو گیا یا بھول گیا اور کسی کام میں مشغول ہو گیا اس کے لیے سبب ہے کہ اپنے گھر والوں کو جمع کرے اور اپنے گھر میں ان کے ساتھ نماز پڑھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے چالیس دن عبادت سے نماز پڑھی اس طرح کہ اس نے پہلی تکبیر پائی اللہ تعالیٰ اسکو نار جہنم

اور نفاق سے محفوظ رکھے گا۔

## مستحقین امامت

جماعت میں جو شخص نماز کے مسائل بخوبی جانتا ہو وہ اُن لوگوں میں امامت کا زیادہ حقدار ہو۔

اولیٰ لوگوں میں واسطے امامت کے جاننے والا مسائل نماز کا ہو۔ اگر سب علم میں برابر ہوں تو اُن میں سے جو قاری قرآن ہوگا اس کو حق امامت کا پہونچتا ہو۔ اور اگر سب قاری قرآن ہوں تو جو اُن میں زیادہ پرہیزگار ہوگا وہ امام بنایا جائیگا۔ اگر سب پرہیزگار ہوں تو جو اُن میں زائد سن رسیدہ ہوگا وہ امام بنایا جائیگا۔ اگر سب جوان ہوں تو وہ شخص امام بنایا جائیگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ اگر سب برابر ہوں تو وہ شخص امام ہوگا جسکی صورت سب سے اچھی ہو۔

مسئلہ۔ زرخیز غلام اور گنوار اور گنگار اور ولد الزنا اور اندھے کو امام بنانا مکروہ ہے۔ اور اگر یہ لوگ امام ہو گئے ہوں تو انکی اقتدا جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی ہمیشہ شراب پیتا ہو یا سود کھاتا ہو اس کے

تیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ امام کو جماعت میں نماز کا قدر سنون پر طویل کرنا زیہا نہیں کیونکہ اُس میں صغفا یعنی پڑھے اور کام کا جو بھی شرپک ہوتے ہیں۔ صرف عورتوں کے لیے نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے خواہ وہ نماز فرض ہو یا سنت یا نقل لیکن نماز جنازہ بغیر مرد کے صرف عورتوں کو مکروہ نہیں ہے اگر عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں تو انکا امام اُن کے بیچ میں کھڑا ہو اُن کے آگے نہ کھڑا ہونہ اذان کہی جائے اور نہ اقامت۔ مسئلہ۔ اگر عورت امام ہو اور عورتوں کی صف سے آگے ہو جائے تو نماز فاسد نہوگی۔

مسئلہ۔ اگر میت سے لوگ ننگے ہیں اور اُنکو کپڑے میسر نہیں ہیں تو اُنکو چاہیے کہ جدا جدا نماز اشارہ سے پڑھیں اُن لوگوں کی نماز جماعت سے مکروہ ہے۔ اگر وہ لوگ جماعت کرنا چاہیں تو اُن کا امام مثل عورتوں کے امام کے بیچ میں کھڑا ہو۔

مسئلہ۔ اگر امام کے ساتھ ایک آدمی نماز پڑھے تو امام اُس کو اپنے سیدھے جانب کھڑا کرے اور وہ مقتدی اپنے پیر کی انگلیوں کو

امام کے پیروں کے قریب رکھے۔

مسئلہ اگر مقتدی امام کے برابر کھڑا ہو اور اسکا سجدہ امام کے سجدہ سے پیچھے ہو اور کوئی حرج نہیں ہو اور اگر اسنے امام کے بائیں جانب یا امام کے پیچھے نماز پڑھ لی نماز ہو جائیگی مگر یہ مکروہ ہو۔

مسئلہ مردوں کو عورتوں اور بچوں کی اقتدا جائز نہیں ہو لیکن مشائخ بلخ نے نماز تراویح اور عیدین اور کسوف میں بچوں کی اقتدا جائز کی ہو۔ مذہب مختار یہ ہے کہ بچوں کی اقتدا کسی نماز میں جائز نہیں ہے۔ پہلے موصفت باندھیں۔ پھر لڑکے۔

اگر رکوع سجود والی نماز کی جماعت میں کسی مرد کے پہلو میں یا اس کے سامنے کوئی بالغ عاقلہ عورت نماز پڑھے اس طرح کہ وہ دونوں ایک ہی نماز پڑھ رہے ہوں تو دونوں کی نماز فاسد ہو جائیگی بشرطیکہ امام عورتوں کی امامت کی بھی نیت کی تھی ورنہ عورت کی نماز فاسد ہوگی۔

مسئلہ عورت کے لیے جماعت میں آنا مکروہ ہے البتہ چھ عورت بوڑھی بچوں ہو گئی ہو فجر، مغرب، اور عشاء، جمعہ اور عیدین میں آسکتی ہے اور یہ نزدیک امام ابی حنیفہ کے ہے۔

لیکن صاحبین کے نزدیک بڑھئی عورت سب نافعین میں آسکتی ہے  
لیکن اس زمانہ میں فتویٰ یہ ہے کہ بڑھئی عورت تو نکاح بھی مکلف  
مکروہ ہے خواہ کوئی نماز ہو کیونکہ فسق و فجور سے بڑھ گیا ہو۔  
مسئلہ جس شخص کو سلس البول یا انقلاط ریح کا مرض ہو اسکے پیچھے صحیح  
مندرجہ جملہ امراض نہوں نماز نہ پڑھیں۔ اولہ طاهر عورت میں  
اُس عورت کے پیچھے جو مستحاضہ ہو نماز نہ پڑھیں قاری پیچھے اُس ان پڑھ  
کے جو قرآن کو بقدر اسکے بھی نہ پڑھ سکے جس نماز صحیح جوتی ہو نماز نہ پڑھے اگر  
ان پڑھ ان پڑھ کے پیچھے نماز پڑھیں جائز ہو۔

مسئلہ اگر ان پڑھ نماز پڑھ رہا ہو اور قاری نے آکر علو زمان  
پڑھ لی نماز جائز ہو جائیگی۔

مسئلہ ان پڑھ کی نماز گونگے کے پیچھے نہیں ہو سکتی جو شخص کپڑے  
پہنے ہوئے ہو اُسکی نماز گونگے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔

مسئلہ وہ شخص جو رکوع اور سجود کر سکتا ہو اس شخص کے پیچھے  
نماز نہ پڑھے جو اشارہ سے نماز پڑھتا ہو۔

مسئلہ کسی ایک وقت کی فرض پڑھنے والے کو کسی دوسرے

وقت کے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے  
مثلاً ظہر پڑھنے والے کو عصر پڑھنے والے کی اقتدا نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ فرض پڑھنے والے نقل پڑھنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں  
نقل پڑھنے والے کو فرض پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے  
مسئلہ کھڑے ہو کر پڑھنے والا بیٹھ کر پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے  
مسئلہ موزہ پر مسح کرنے والے کو پیر دھونے والے کی اقتدا کرنا اور  
پیر دھونے والے کو موزہ پر مسح کرنا والے کی اقتدا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ اگر کسی شخص نے اقتدا کی ایک امام کی بعد ازاں کسی  
امام عادل یا دو عادلوں نے کہا کہ یہ امام طاہر نہ تھا عادیہ  
نماز کا ضروری ہے۔ اور اگر کہنے والا امام عادل نہیں ہے اور اس نے  
خبر دی ہے تو عادیہ اس کا مستحب ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے اس گمان پر نماز پڑھی کہ وہ محدث یا جنب ہے  
پھر معلوم ہوا کہ وہ محدث یا جنب تھا نماز ہو جائیگی مگر اگر کفر کا خوف ہے تو ذرا ہشہ  
وہ اوقات جنہیں نماز پڑھنا مکروہ ہے  
مسئلہ جب تک ایک نیرہ یا دو نیرہ آفتاب چڑھنے آئے اور وقت

نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ آفتاب نکلنے اور ڈوبنے کے وقت اور ٹھیک دوپہر میں یعنی آفتاب کے خط استوا پر آ جانے کے وقت نماز پنجگانہ یا دوپہر پڑھنا یا سجدہ تلاوت کرنا یا نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں ہے۔ مسئلہ۔ کسی نماز کی قضا بھی ان اوقات میں درست نہیں ہے۔ مسئلہ۔ اسی نکی نماز عصر غروب شمس کے وقت ادا کر سکتا ہے۔ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں وقتوں میں قضا نماز میں ادا کی جاسکتی ہیں۔ اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ مسئلہ۔ ان دونوں وقتوں میں نذرمانی ہوئی نماز نہ پڑھی جائے اور نہ وہ نماز پڑھی جائے جسکو شروع کر کے فاسد کر دیا ہو اور نہ وہ دو رکعتیں جو بعد طواف کعبہ کے پڑھی جاتی ہیں۔ مسئلہ۔ طلوع فجر کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے دوسرے نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔ مسئلہ۔ نماز مغرب کے قبل بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔



مسئلہ جب امام خطبہ کے لیے نکلے تو اس وقت بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہیں

## بیان نوافل

نوافل سے مراد ماسوائے فرض ہیں

غافلے فجر کے قبل کی دو رکعتیں سنت مکہ وہ ہیں اور بعضوں نے انکو واجب لکھا ہے۔

ان دونوں رکعتوں کو بلا عذر بیٹھ کر یا سواری پر پڑھنا جائز نہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں چھوڑا اسکو کبھی نہ سفر میں نہ وطن میں اور فرمایا کہ یہ دو رکعتیں فجر کی بہترین دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے یہاں تک کہ اگر امام تک پہنچ گیا اور سنت نہیں پڑھی تو علیحدہ صفت سے اسکو پہلے پڑھ لے پھر جماعت میں شریک ہو بشرطیکہ اتنا وقت کہ شہد میں امام کے ساتھ شریک ہو سکتا ہو یہ سنت یہ جو کہ یہ دو رکعتیں گھر میں یا کی جائیں اور بعد صفت کے یا صفت میں بھی اگر وہ ہو جائے نہ پائے ادا کرے اور بہت مکروہ ہے صفت میں بالکل ملکہ سنت کا ادا کرنا اگر صرف سنت چھوٹ جائے اور فرض ادا کر چکا ہو وہ عین کے نزدیک قصاص کی جائے اور امام محمد کہتے ہیں کہ انفلع شمس سے زوال تک

قضا کرے اور اگر فرض کے ساتھ چھوٹی ہو تو سب کے نزدیک قضا کی جائے۔  
 برابر ہو کہ فرض جماعت سے پڑھے یا تنہا ذوال تک۔ کہا گیا ہے بعد  
 زوال کے بھی فرض کے ساتھ پڑھی جائے اور کہا گیا ہے کہ نہ پڑھی جائے۔  
 چار رکعت قبل فرض ظہر کے سنت موکدہ ہیں اگر جماعت کے چھوٹے  
 کا خوف ہو تو نہ پڑھی جائیں اور قضا کی جائیں بعد فرض پڑھی جائیں  
 قبل سنت کی رکعتوں کے کہ یہ بھی دو رکعت فرض ظہر کے بعد موکدہ ہیں  
 اور گھر میں انکا ادا کرنا بھی اولیٰ ہے۔ چار رکعت قبل عصر کے مستحب ہیں  
 چاہے دو رکعتیں پڑھے انکی قضا تین گھر ہی میں انکا پڑھنا بہتر ہے۔  
 دو رکعت بعد مغرب کے سنت موکدہ ہیں اچھا ہے کہ طویل پڑھی جائیں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اللہ تبارک و تعالیٰ اور  
 تبارک الذی بیداء الملائک پڑھتے تھے اور چار رکعت فرض عشا کے  
 قبل مستحب ہیں اور چار رکعتیں بعد فرض کے کہ ان میں بقدر دس  
 آیتوں کے قرأت ہر رکعت میں کرے اور چاہے وہی رکعتیں  
 پڑھے اور یہ سب سنتیں بہتر ہے کہ گھر میں ادا کی جائیں اور بڑے  
 مجمع میں جہاں لوگوں کو تکلیف ہو تو تاخیر سے گھر میں ادا کی جائیں اور چار

۲ رکعتیں قبل جمعہ کے اور جمعہ بعد فرض جمعہ کے سنت ہیں۔  
 حلوائی کہتے ہیں کہ سنتوں میں سے فجر کی دو سنتیں نائمہ مؤکدہ ہیں پھر  
 مغرب کی دو سنتیں پھر ظہر کی فرض کے بعد والی سنتیں پھر عشا کے فرض  
 کے بعد والی سنتیں پھر ظہر کے قبل کی چار سنتیں پھر عصر کے قبل کی  
 چار سنتیں پھر عشا کے قبل کی چار سنتیں۔

مسئلہ اگر کوئی شخص چاہے تو دو رکعتیں ایک سلام سے  
 پڑھے یا چار چار رکعتیں نفل کی ایک سلام سے دن میں پڑھے اور اتنے  
 دمیں ایک سلام سے پڑھنا یعنی جمعہ یا آٹھ رکعتیں ایک  
 سلام سے پڑھنا مکروہ ہیں رات کے نوافل میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک  
 آٹھ رکعتیں ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے اور اشرار یا دینی مکروہ ہے اور  
 صاحبین کے نزدیک دو رکعتیں ایک سلام سے پڑھے اور زیادتی نہ کرے۔  
 مسئلہ قراءۃ یعنی سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ بقدر زمین  
 آیتوں کے پڑھنا فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں واجب ہے اور آخری  
 دونوں رکعتوں میں اگر چاہے اچھ پڑھے چاہے سمجھ کرے چاہے چپکارے۔  
 مسئلہ اگر فرضوں کے آخر کی دونوں رکعتوں میں قرأت نہ کی

تو سجدہ سو واجب نہوگا۔ لیکن قرأت سورہ فاتحہ افضل ہے تسبیح  
کرنے سے اگر نہ تسبیح کی نہ احمد پڑھی بلکہ بالارادہ چیکارہا تو گنگنا رہوگا  
اور اگر بھولے سے چیکارہا تو کوئی حرج نہیں قرأت سنت ہی اور تسبیح  
مباح ہی اور سکوت گناہ یا مکروہ ہی۔

اور نفل کی ہر رکعت میں قرأت واجب ہی اور وتر کی ہر رکعت  
میں بھی قرأت کرے۔

مسئلہ چوتھ نوافل کو عمدہ آفاسد کر دینا اس کی فضا کا ضروری ہے  
مسئلہ اگر نوافل وسط میں آفاسد ہو جا تو بھی اس کی فضا ضروری ہے  
مسئلہ اگر کسی شخص نے چار رکعتیں نفل کی شروع کیں اور تیسواں  
کے بعد آخر کی رکعت کو فاسد کر دیا تو فاسد ہو گئیں تو صرف دو کی فضا ضروری ہوگی  
اصا امام ابو یوسف کے نزدیک چار دن پڑھے اور احتیاط بھی ایسے  
بائی جاتی ہے۔ باوجود قدرت قیام کے نوافل بیٹھے بیٹھے پڑھی  
جاسکتی ہیں۔ اور عشا کی نفل جو بعد وتر کے پڑھی جاتی ہے اسکو  
بیٹھے کے پڑھنا اچھا ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے نفل کو کھڑے کھڑے شروع کیا پھر بیٹھے

عذر پیش کیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک نماز جائز ہو جائیگی اور صاحبین کے نزدیک جائز ہوگی لیکن عذر کی وجہ سے جائز ہو جائیگی۔  
مسئلہ اگر بیٹھے بیٹھے نفل پڑھنا شروع کیا پھر کھڑا ہو گیا تو بالاتفاق جائز ہے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص شہر سے باہر ہو تو وہ نوافل سواری کا جانور پر خدھر سواری کا جانور جانا ہو اشارے سے پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ سواری کا جانور چلتا ہو اور اگر اسی حالت سے شہر میں داخل ہوگا تحریمہ باطل ہو جائیگا پیادہ چلنے والا اس طرح نماز نہیں پڑھ سکتا ہے۔  
بیان سجدہ سہو کا

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ آخری میں تشهد پڑھ کر بعد سلام کے دو سجدے کرے پھر تشهد پڑھے اور درود پڑھے اور سلام پھیرے۔  
موجبات سجدہ سہو کیسی واجب کے ترک کر نیے یا کسی کین بن ہونے سے تاخیر کرنے یا تفر کرنے سے رکن کے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے جیسے قعدہ اولی کا جھوٹا نایا بیٹھنے کی جگہ پر کھڑے ہو جانا یا سجدہ تلاوت اسکی جگہ پر جھوٹا دینا یا پہلی دو تون رکعتوں میں

سورۃ فاتحہ پڑھنا یا دعائے قنوت یا اسکی تکبیر ترک کر دینا یا شہد  
ترک کر دینا یا تکبیرات عیدین چھوڑ دینا یا جو نمازین ہمسرہ چپکے سے  
قرأت کرنا پڑھی جاتی ہیں ان میں پکار کر قرأت کرنا یا جن  
نمازون میں پکار کر قرأت کی جاتی ہیں ان میں آہستہ سے قرأت کرنا۔  
مسئلہ اگر امام کی نماز میں سوہ ہوا تو اسپر سجدہ سوہ واجب  
ہوگا اور اسکی اتباع میں مقتدیوں کو بھی سجدہ سوہ کرنا لازم ہوگا  
اگرچہ ان سے سوہ نہوا ہو۔

مسئلہ مقتدیوں کے اس سوہ سے جو حالت اقتدا میں  
ہوا ہی مقتدیوں پر سجدہ سوہ واجب نہیں ہوتا ہی اور نہ امام پر۔  
مسئلہ حالت غیر اقتدا میں اگر مقتدی سے سوہ ہوا ہو تو  
صرف مقتدی پر سجدہ سوہ واجب ہوگا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص قعدہ اولی بھول گیا اور کھڑا ہو چلا  
اگر قریب قعدہ کی ہی اور اسکو یاد آیا تو بیٹھ جائے  
اور اگر قیام کے قریب ہے تو کھڑا ہو جائے اور لو بٹے نہیں بلکہ  
سجدہ سوہ کر لے۔

مسئلہ۔ اگر قعدہ اخیرہ میں سو ہوا اور بغیر قعدہ کے کھڑا ہو گیا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدہ سو کر لے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا ہی تو فرض اُسکا باطل ہو جائے گا۔ اور اسپر ضروری ہے کہ چھٹی رکعت بھی ملائے۔

مسئلہ۔ اگر چوتھی رکعت میں بقدر تشدد کھڑا ہو گیا اور پانچویں رکعت کے سجدہ میں جانے سے پہلے اُسکو یاد آگیا اور وہ لوٹ آیا سجدہ سو کر لے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کیا تو پھر چھٹی رکعت بھی ملائے اور سجدہ سو کر لے نماز پوری ہو جائیگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو شک ہو کہ چار رکعتیں پڑھیں یا نہیں اگر اُسکی عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو وہ پھر سے نماز پڑھے اور اگر اُسکی عادت شک کرنے کی ہے تو ظن غالب کے موافق نماز ادا کرے اور اگر اُسکو ظن نہیں ہے تو کم سے کم والی رکعت سے اپنی نماز تمام کرے اور ہر آخری رکعت میں جو اسکے شک کے مطابق ہو بقدر تشدد بیٹھے مثلاً ایک شخص کو دوسری رکعت پڑھنے کے بعد

تیسری رکعت میں شک ہو کہ چوتھی ہو یا تیسری تو ایک رکعت پڑھ کر  
قعدہ کرے بعد ازاں کھڑا ہوا در چوتھی رکعت پڑھ کر قعدہ کرے اور  
تشمید پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور نماز تمام کرے۔

### صلوٰۃ مریض کا بیان

مسئلہ جو شخص قیام سے معذور ہو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع کرے  
اور سجدہ کرے اور اگر رکوع اور سجود بھی نہیں کر سکتا ہو اشارہ  
سے رکوع و سجود ادا کرے لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع کے  
اشارہ سے زیادہ جھکا ہوا ہو۔

مسئلہ اگر پیشانی پر زخم ہو اور سجدہ پیشانی پر نہیں کر سکتا ہو تو  
اُسکو اشارہ کرنا جائز نہیں بلکہ ناک پر سجدہ کرے اگر بیٹھنے کی بھی  
قدرت نہ ہو چٹ لیٹ کر نماز پڑھے اور سوکے بچے تکبیر کھولے اور اگر  
چٹ بھی نہیں لیٹ سکتا ہو تو سیدھی کر دٹ لیٹے اور قبلہ کی طرف  
ریخ کرے اگر سیدھے جانب بھی نہ لیٹ سکے اُلٹے جانب لیٹے اور منہ  
قبلہ کی طرف کرے اور سر جنوب یا شمال کی جانب مختلف حالات کرے  
مسئلہ اگر سر سے اشارہ کر بھی قدرت نہیں ہو تو نسا زمین



تاخیر کرے آنکھوں اور قلب اور بیہوشی سے اشارہ نہ کرے۔

مسئلہ اگر کوئی مریض بوجہ مرض کے ایک دن رات سے زائد بے ہوش رہا تو ان نمازوں کی قضا نہ کرے۔

مسئلہ اگر کسی شخص کو ایک دن رات سے زائد مرض رہا اور وہ بیہوش بھی رہا تو ان نمازوں کی قضا لازم نہ ہوگی۔

مسئلہ اگر مرض ایک دن رات سے کم رہا اور اُس میں ہوشیار بھی رہا تو ان نمازوں کی قضا کرے۔

مسئلہ اگر مرض ایک دن رات سے زائد رہا اور ہوشیار بھی رہا یا ایک دن رات سے کم مرض رہا لیکن وہ مریض بیہوش رہا تو ان دونوں صورتوں میں صاحب ہدایہ کے نزدیک تمام نمازوں کی قضا کرے اور بزدوی اور قاضی خان کے نزدیک اُن نمازوں کی قضا نہ کرے۔

مسئلہ اگر کسی کو قیام پر قدرت حاصل ہوئی لیکن رکوع اور سجود نہیں کر سکتا ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری نہیں سمجھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا افضل ہے اور اگر وہ کھڑا ہو گیا تو رکوع

کے لیے کھڑے کھڑے اشارہ کرے اور سجدہ کا اشارہ بیٹھ کر کرے۔  
**مسئلہ**۔ اگر کسی نے حالت صحت میں کھڑے کھڑے نماز پڑھی  
 بیچ میں اسکو مرض و عذر لاحق ہوا موافق عذر کے نماز پوری کرے  
 مثلاً قیام سے معذور ہو گیا بیٹھ کر نماز تمام کرے اور اگر رکوع و سجود سے  
 معذور ہو گیا اشارہ کرے اور اگر بیٹھنے سے بھی معذور ہو گیا لیٹ جائے۔  
**مسئلہ**۔ اگر کسی نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی ہو رکوع و سجدہ کے  
 ساتھ پھر قیام کی طاقت ہو گئی تو اسی نماز کو پورا کرے اور اگر کسی نے  
 تھوڑی نماز اشارہ سے پڑھی تھی اور پھر وہ رکوع اور سجدہ پر  
 قادر ہو گیا پھر سے نماز پڑھے۔

**مسئلہ**۔ اگر کوئی شخص بیہوش ہو گیا اور اسپر بائچ نمازوں  
 یا ان سے کم کا وقت گزر گیا تو صحت ہو جانے کے بعد ان نمازوں کی  
 قضا کرے اور اگر بائچ نمازوں سے زائد کا وقت گزرا ہو تو انکی قضا نہ کرے  
**سجدہ تلاوت کا بیان**

چودہ سجدے قرآن میں ہیں جن کے پڑھنے اور سننے سے سجدہ  
 کرنا لازم ہوتا ہے چاہے عربی سمجھے یا نہ سمجھے۔

مسئلہ اگر آیت سجدہ پڑھنے والا ظاہر ہو یا محدث ہو یا جنب ہو یا حائض ہو یا نفسا ہو یا کافر ہو یا بچہ ہو یا نشہ میں ہو تو سننے والے پر سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر نا سمجھ بچہ پڑھے تو سجدہ تلاوت سننے والے پر واجب نہیں ہوتا ہے۔

اور اگر سونے والے نے یا مجنون نے آیت سجدہ پڑھی ہے تو بعضوں کے نزدیک سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک واجب نہیں اور اگر جنب یا مست یا سونے والا یا کافر یا صبی یا مجنون یا حائض یا نفسا آیت سجدہ پڑھیں یا سنیں تو ان پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے۔

مسئلہ اگر امام نے نماز میں آیت سجدہ کی پڑھی تو دونوں یعنی امام اور مقتدی سجدہ کو بن خواہ مقتدی سنے یا نہ سنے اور قرأت پکار کے ہو یا چپکے سے۔

مسئلہ اگر مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ اس پر سجدہ تلاوت واجب ہو گا نہ امام پر اور نہ بعد نماز کے ادا کیا جائے۔ اگر کسی نے نماز میں سجدہ کی آیت کسی دوسرے شخص سے سنی جو نماز میں اس کے

ساتھ شریک نہیں تھا تو نماز میں سجدہ تلاوت نہ کرے بلکہ بعد نماز کے سجدہ کرے۔ اگر نماز ہی میں سجدہ کر لیا تو نماز تو فاسد نہ ہوگی لیکن بعد ختم نماز کے پھر سجدہ تلاوت کرنا ہوگا۔

مسئلہ اگر امام نے ایک آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ تلاوت کر لیا بعد ازاں ایک شخص نے جس نے آیت سجدہ امام سے سنی تھی اتنا اکی وہ بعد نماز سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ اگر کسی نے سجدہ کی آیت نماز کے باہر پڑھی پھر نماز میں بھی سجدہ کی آیت کو پڑھا اور سجدہ تلاوت میں دو سجدہ ونکی نیت کر لی تو دونوں سجدے ادا ہو جائیں گے یعنی یہ ایک سجدہ دونوں سجدوں کے لیے کافی ہوگا۔

مسئلہ اگر کسی نے ایک سجدہ کو ایک مجلس میں مکرر پڑھا تو ایک سجدہ کر لینا سب کے لیے کافی ہے۔

نوٹ۔ حقیقتاً مجلس کا ہونا لازماً انسان ایک جگہ دوسری جگہ پر سجدے اور نماز کی مشورہ پر پہلی نشست مثلاً خرید و فروخت کی تھی اور دوسری نشست کی ہوگی اگرچہ پہلی مجلس ایک ہی ہو۔ لیکن اس صورت میں اگر کوئی عمل قلیل کیا جائے تو مجلس کو نہیں بلکہ ایک مجلس میں دو تین لقمہ کہا لیے یا دو ایک گھونٹ پانی پی لیا یا دو ایک قدم چلا۔

جو شرائط نماز کے بیان کئے گئے ہیں وہی سجدہ تلاوت کے لیے  
 ہی ہیں مثلاً با وضو ہونا حدث و نجاست سے طاهر ہونا وغیرہ وغیرہ  
 اگر پانی پر قدرت ہو تو سجدہ تلاوت کے لئے تیمم نہیں درست ہی  
 اگر سجدہ تلاوت میں بات کی یا قہقہہ لگایا یا ارادہ یا خطا حدث کیا  
 تو سجدہ کا اعادہ کرنا چاہیے۔

سجدہ تلاوت کر نیکیا یہ طریقہ ہے کہ تکبیر کہے اور ہاتھ نہ اٹھائے اور  
 سجدہ کرے اور اس میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے  
 اور یہی مختار ہے اور متاخرین نے سبحان ربنا ان کان وعد ربنا  
 لمفعولاً پڑھنا اچھا سمجھا ہے تشدد نہ پڑھے اور نہ سلام پہیرے  
 کہڑے ہو کر سجدہ میں جاتا رہا ہی بیٹھے بیٹھے ہی کچھ حرج نہیں۔  
 سجدہ تلاوت کے لیے تکبیر کننا سنت ہی اگر کوئی شخص تکبیر نہ کہے سجدہ  
 ہو جائیگا اسی طرح اگر سجدہ میں کچھ نہ پڑھا تو بھی سجدہ ہو جائے گا۔

### صلوۃ مسافر

سفر شرعی سے نماز قصر ہو جاتی ہے اور روزہ نہ رکنا مباح ہو جاتا ہے  
 اور روزہ پر مسح کرنے کی مدت ایک دن رات کے میں دن تک ہو جاتی ہے

اور جمعہ اور عیدین اور اضحیٰ ساقط ہو جاتے ہیں عورت پر بغیر محرم کے سفر کرنا حرام ہو جاتا ہے۔

سفر شرعی یہ ہے کہ انسان کسی ایسی جگہ کا ارادہ کرے جسکی مسافت اُسکے شہر سے تین دن یا زیادہ میں متوسط چال سے طے ہو علمائے اُسکی مقدار تیس کوں رکھی ہے۔ متوسط چال میں وہ سوار یا نہین داخل ہیں جن سے بہت مسافت جلد طے ہو جائے جیسے موٹروں سے۔ زکشتی وغیرہ اونٹ کی چال متوسط چال میں داخل ہے۔ پس جو شخص اپنی جائے اقامت یا وطن سے تیس کوں کے قریب کسی مقام پر جائیگا شرعاً مسافر ہوگا۔

مسافر کو ہر چار رکعت والی نماز میں دو رکعتیں پڑھنا فرض ہیں اور اسی کو قصر کہتے ہیں اور دو سے زائد پڑھنا جائز نہیں اگر زیادہ کریگا گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر مسافر نے چار رکعتیں پڑھیں وہ قعدہ اولیٰ میں بیٹھا تو آخر کی دو رکعتیں قفل ہو جائیگی اور پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔ اور اگر بعد رقصہ قعدہ اولیٰ میں نہیں بیٹھا نماز باطل ہو جائیگی۔

مسئلہ مسافر نے اگر قعدہ الائی نرک کر دیا اور اقامت کی نیت کر لی تو اسکو چار ہی دکنین پوری پڑھنا ہونگی ورنہ سہو کرے گا۔  
مسئلہ جو شخص کسی شہر سے سفر شرعی کرے یا ہو تو جب وہ شخص اس شہر کے مکانات یا آبادی کو چوڑ دیکھا تو اسکو نماز قصر پڑھنا ہوگی یعنی حالت سفر میں جبکہ اپنے شہر کے حدود و نیو پٹی سے خارج ہو جائیگا۔ نماز قصر پڑھنا ہوگی۔

جب مسافر کم سے کم پندرہ دن ٹہرنے کی نیت کسی ایسے شہر میں کرے گا جو اقامت کے لائق ہے تو وہ شرعاً مسافر نہوگا یعنی اس کے لیے وہ آسانیان جو شریعت نے مسافر کے لیے بتادی ہیں نہوگی۔

اور اگر پندرہ دن سے کم ٹہرنے کی نیت ہو تو وہ مسافر ہی رہیگا۔

مسئلہ اگر کسی مسافر نے پندرہ دن ٹہرنے کی نیت نہیں کی اور کسی وجہ سے وہ پندرہ دن تک یا اس سے بھی زائد ٹہرا ہا تو وہ مسافر ہی رہیگا مثلاً زید اپنے مکان سے بیس کو س کے فاصلے پر کسی دوسرے مقام پر گیا اور اسکی نیت یہ تھی کہ دو تین روز یا دائد سے دائد بارہ تیرہ دن قیام کر کے واپس چلا آئیگا لیکن مختلف وجوہ

سے اُسکو ایک مہینہ رہنا پڑا اور اُس نے اقامت کی نیت ہی نہیں کی تھی بلکہ روزانہ جانے کا ارادہ رکھتا تھا تو اُسکو مہینہ بھر قصر نمازین پڑھنا ہونگی اگر لشکر اسلام دارالحرب میں داخل ہو اور وہ پندرہ دن اقامت کی نیت ہی کر لے تو یہی وہ حکم مسافر ہی رہیگا۔  
مسئلہ۔ جب کوئی شخص اپنے وطن میں آجائیگا تو اُسکو نمازین قصر کرنا ہونگی بلکہ پوری پڑھنا ہونگی۔

وطن میں اگر چہ نیت اقامت کی نہ کرے اُسکو نماز پوری پڑھنا ہونگی قصر نہ کرے  
اقسام وطن

وطن کی تین قسمیں ہیں وطن اصلی وطن اقامت وطن سکنی وطن اصلی وہ ہے جس میں انسان اپنا گھر بنائے اور بدو باشس اختیار کرے۔

وطن اقامت وہ ہے جہاں پندرہ روز یا اس سے زیادہ ٹہرنے کی نیت کرے۔

وطن سکنی وہ ہے جس میں پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت کی ہو۔ وطن اصلی کو صرف وطن اصلی باطل کر دیتا ہے مثلاً ایک شخص





مسئلہ اگر کوئی معافراہام مقیم کی اقتدا کرے تو اسکو چوری چار رکعت نماز پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ اگر مقیم مسافر کی اقتدا کرے تو مقیم کو چاہیے کہ جب امام سلام پھیرے تو بقیہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

### نماز جمعہ کے احکام

جمعہ نہیں واجب ہے مگر شہر میں یا شہر کے اسی میدان میں جہاں سے شہر کی آواز بن سنائی دیتی ہوں۔

جمعہ کے لیے گیارہ شرطیں ہیں جن میں سے نماز پڑھنے والے کے لیے سات شرطیں ہیں۔ اول آزادی۔ دوسرے مرد ہونا۔ تیسرے بالغ ہونا۔ چوتھے مقیم ہونا۔ پانچویں بیمار ہونا۔ چھٹے پاتھوں کا درست ہونا۔ ساتویں آنکھوں کا درست ہونا اور ہمارے شرطن غیر غازی کے لیے ہیں۔ اول نماز پڑھنے کے لیے شہر کا ہونا۔ دوسرے بادشاہ یا قائم مقام بادشاہ کا ہونا۔ تیسرے جماعت۔ چوتھے وقت ظہر کا آجانا۔

غیر شرع میں اس جگہ کہتے ہیں جس میں بازار بن ہوں یا ایسا مالک ہو

جو خود رکنا ہو کہ ظالم سے مظلوم کا انصاف کرے۔ اور ایسا عالم ہو کہ  
اس لوگ مسائل وغیرہ دریافت کرتے ہوں اور بعضوں نے کہا کہ شہر  
وہ ہے جس میں حواج دین و دنیا کے پورے ہو جائیں۔ حواج دین  
کے جیسے قاضی و مفتی کا ہونا اور حواج دنیا کے یہاں کہ ہر صنعت کا صلاح  
ایک سال سے دوسرے سال تک وہاں زندگی بسر کرتا ہو۔  
ہر ایہ میں ہو کہ شہر وہ جگہ ہے جس کے لیے ایک حاکم ہو اور قاضی ہو  
جو احکام نافذ کرتا ہو اور حد و وقاٹ کرتا ہو۔

اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ مصر یعنی شہر شریع میں یہ مقام  
ہو کہ اگر اس کی بڑی مسجد میں لوگ جمع کیے جائیں تو وہ مسجد ان کے  
لیے کفایت نہ کر سکے۔

مسئلہ۔ جو لوگ شہر کے باہر رہتے ہیں ان کو جمعہ کے لیے  
شہر میں آنا واجب نہیں ہے۔ بشرطیکہ ان لوگوں کی جائے قیام  
شہر سے اتنی دور ہو کہ شہر تک آنے میں ان پر قصر نماز پر مضاف ضرر ہو جائے۔  
مسئلہ۔ ایک شہر میں بہتر یہ ہے کہ ایک ہی جگہ نماز جمعہ کی  
ادا کی جائے اگر کئی جگہ ادا ہو تو کچھ مضافہ نہیں اور اس زمانہ میں

اسی پر عمل ہو۔

مسئلہ۔ جمعہ کو سفر کرنا ہمارے یہاں نہ قبل نماز کے مکروہ ہے نہ بعد نماز جمعہ کے اور امام مالک کے نزدیک زوال تک مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر بادشاہ نہ تو جو لوگ احکام بادشاہ اسلام کے نافذ کرتے ہیں وہ اُس کے قائم مقام ہیں۔

مسئلہ۔ خطبہ پڑھنے کی دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ خطبہ بعد زوال ہو دوسرے قبل جمعہ کے اگر قبل زوال یا بعد جمعہ ہوا نماز جمعہ کی نہوگی۔

### احکام خطبہ

دو خطبے پڑھنا چاہیں اور دونوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا چاہیے کہ جس میں آیتیں قرآن کی پڑھی جا سکیں سنت خطبہ میں یہ ہے کہ خطیب اللہ کی حمد و ثناء کرے اور دہرے پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور لوگوں کو نصیحت کرے اور قرآن پڑھے اور دعا مانگے مومنین و مومنات کے لیے۔

اور مستحب یہ ہے کہ عشرہ مبشرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر نام لیکر  
صلوٰۃ بھیجے اور امام حسن و امام حسین و حضرت فاطمہ و حضرت عباس  
اور حضرت حمزہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اور جمیع اصحاب و مہاجرین  
و انصار اور تابعین پر ترضی کرے۔ اور خطبہ کھڑے ہو کر حالت  
طہارت میں پڑھے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ میں صرف حمد باری تعالیٰ کرنا جائز ہے  
اور صاحبین کہتے ہیں ایک طویل ذکر ضروری ہے جسکو خطبہ کہتے ہیں۔  
مسئلہ۔ اگر کسی نے التحيات پڑھی یا چینکنے پر الحمد للہ  
کہا یا مالک شک من سبحان اللہ کہا یا مالک تعجب من لا الہ الا اللہ کہا  
تو اجماعاً خطبہ ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے بیشکریا لٹ کر خطبہ پڑھا یا بغیر طہارت  
کے خطبہ پڑھا تو جائز ہے مگر مکروہ ہے  
مسئلہ۔ اگر سمجھدار کچھ نے خطبہ پڑھا بعض کہتے ہیں جائز ہے  
اور بعض کہتے ہیں نہیں جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر خطیب کو بعد فراغت خطبہ کے حدیث ہو اور

وہ گہر میں آیا اور اُس نے وضو کیا اور جلد واپس آ گیا پھر اسکو نماز پڑھانا جب اُتر ہی اور اگر گہر میں آکر کہنا تاہی کہا یا تو اس کو دوسرا خطبہ پڑھکر نماز پڑھانا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر امام کو نماز میں حدث لاحق ہوا اور اُس نے متقدمین میں سے کسی کو اپنی جگہ پر کر دیا جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر امام کو قبل نماز پڑھنے کے حدث لاحق ہوا اور اُس نے ایسی شخص کو جس نے خطبہ نہیں سنا تھا حکم نماز پڑھانے کا کیا نہیں جائز ہے بلکہ خطبہ سننے ہوئے کو حکم کرنا چاہیے۔

مسئلہ۔ امام اعظم و امام محمد کے نزدیک جماعت کے لیے امام کے علاوہ تین مرد ہونا چاہئیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک مرد۔ مسئلہ۔ اگر صرف عورتیں یا بچے ہوں جمعہ نہ پڑھایا جائے اگر مسافر یا دوسرے لوگ جنہوں نے خطبہ نہیں سنا موجود ہیں جمعہ پڑھایا جائے۔

مسئلہ۔ نماز جمعہ میں امام قرآنہ جہر کے ساتھ کرے کوئی سورۃ ہماوے نزدیک مخصوص نہیں ہے لیکن امام شافعی سورۃ جمعہ

و منافقون کو خاص کرتے ہیں۔

مسئلہ مسافر اور عورت اور مریض اور غلام اور اندھے پر جمعہ کی نماز واجب نہیں اور اگر ان لوگوں نے جمعہ کی نماز پڑھی تو فرض ظہران کے ذمہ سے ساقط ہو جائیگا۔

مسئلہ مسافر اور مریض اور غلام جمعہ کی امامت کر سکتے ہیں۔

مسئلہ اگر کسی نے تحریمہ کیا اور نیت کی فرض وقتی کی ہمارے نزدیک جمعہ ادا نہ ہوگا اور نزدیک امام زفر کے جمعہ ادا ہوگا۔

مسئلہ اگر بغیر عذر ظہر پڑھی قبل اسکے کہ امام جمعہ کی نماز پڑھے ظہر ہمارے نزدیک جائز ہو جائیگی اگرچہ مکروہ ہی اور امام زفر کے نزدیک ادا ہی نہوگی۔

مسئلہ اگر بعد رکسی نے ظہر پڑھی پھر جمعہ بین آیا ظہر نفل ہو جائیگی اور نماز جمعہ فرض ادا ہوگی اور امام زفر کے

سہ ہمارے نزدیک ظہر کی نماز جو کے دن فرض وقتی ہی مگر جمعہ پڑھنا ادا سے ظہر کو ساقط کر دیتا ہی اور امام محمد کہتے ہیں ان میں سے کوئی فرض کے لیے متعین نہیں۔ اور امام زفر کہتے ہیں کہ اس میں جمعہ ہی کی نماز فرض ہی

نزدیک فرض وہی ظہر ہے۔

مسئلہ۔ اگر ظہر کی نماز پڑھی معذور نے یا غلام نے پھر جمعہ میں شریک ہوا پھر بعد جمعہ کے ظہر کی نماز پڑھی ہمارے نزدیک جائز ہے کیونکہ ظہر اول نفل ہو گئی اور امام دفر کے نزدیک نہیں جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے ظہر پڑھی پھر جمعہ کی نماز پڑھنے نکلا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ظہر کی نماز اسکی نفل ہو جائیگی اگر جمعہ کی نماز پائی ہو تو کافی ہو ورنہ ظہر پھر سے پڑھے اور امام محمد اور امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ نماز ظہر کی باطل نہوگی جب تک کہ امام کے پاس نہ آجائے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شہر میں اپنے حوائج کے لیے اور نماز جمعہ کے لیے آیا اگر مقصود اعظم اسکا اقامت جمعہ ہی سفر کا ثواب پائے گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ۔ معذور دن اور قیدیوں کو جمعہ کے دن جماعت سے ظہر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے اور غیر معذورین کے لیے جائز ہی نہیں ہے۔



مسئلہ جس شخص نے نماز کو جمعہ میں نازل پڑھنے پایا اور وہ  
شریک ہو گیا وہ اپنی باقی نماز کو پورا کرے اگر تشہد یا سجدہ ہو  
بین اگر شریک ہوا ہو۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب امام جمعہ کے دن مسجد میں آجائے  
تو لوگوں کو مطلقاً کلام کرنا چھوڑ دینا چاہیے خواہ آپس کی گفتگو ہو  
یا تسبیح و قرات ہو اور صاحبین کے نزدیک کلام کرنا جائز ہے  
کہ امام خطبہ نہ پڑھے یعنی امام کے آجانے کے بعد قبل خطبہ کے  
اور خطبہ اور نماز کے بیچ میں کلام کرنا جائز ہے اور درمیان خطبہ کے  
ناجائز ہے۔ خواہ قبل پڑھنا سب کے نزدیک جائز نہیں ہاں قضا  
ادا کرنا بغیر کراہت کے جائز ہے اور خطبہ کے وقت نہ کھائے اور  
نہ پیے اور جب خطبہ پڑھنے والا ذکر کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کا سننے والے اپنے دل میں درود پڑھیں آپ پر۔

مسئلہ جب اذان اول جمعہ کی کہی جائے اُن کا مونگو  
جو نماز جمعہ میں جائے کورکتے ہوں ترک کر دینا چاہیے جیسے  
خرید و فروخت وغیرہ جب خطبہ سے امام فارغ ہو جائے

تو تمام نازی کھڑے ہو جائیں اور اقامت کہی جائے۔ جو شخص جمعہ کی نماز پڑھنے چلے اُسکو غسل کرنا چاہیے اور خوشبو لگانا چاہیے اور بقدر مقدور اچھے کپڑے پہننا چاہیے اور یہ دعا چلے وقت پڑھنا چاہیے اللھم اجعلنی اوجہ عن توجہ الیک واخرج عن تقرب الیک وانجھ عن دعالک اور چار رکعت سنت پہلے پڑھے اور بعد نماز فرض کے چار رکعتیں پڑھ کر کہتین سنت کی پڑھے اُس کے بعد نماز جمعہ کی نیت میں یہ کہے نماز پڑھتا ہوں میں جمعہ کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میلطون کہ شریف کے اور سنتوں میں یہ کہے کہ نیت کرتا ہوں میں سنت جمعہ کی۔

### سنت ظہر کی نیت نہ کرے۔

### عیدین کی نماز

عیدین یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ عید الفطر کی نماز یکم شوال کو پڑھی جاتی ہے اور عید الاضحیٰ کی تاریخ میں بھی ادا کی جاسکتی ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز سوین ذی الحجہ کو پڑھی جاتی ہے اور عید الفطر دوسرے دن یعنی گیارہویں تاریخ اور عیدین دسویں یا بارہویں



تسبیح کے بعد فصل کرے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھے اور تہجد تسبیح کے بعد قرأت کرے اور رکعت اول تمام کرے اور دوسری رکعت میں بعد قرأت کے پہلی رکعت کی طرح تین تکبیریں لے کر اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ چوتھی تکبیر لکھ کر رکوع میں چلا جائے۔

تاخیر عید فطر میں یعنی دیر کر کے نماز پڑھنا اور بحال عید میں یعنی اول وقت کا پڑھنا مستحب ہے۔

امام قرآن پکار کے پڑھے اور سبح اسمہ اور هل ینک حدیث افاشیۃ پڑھنا مستحسن ہے اور قی اور اقتربت الساعۃ کا پڑھنا بھی روایت میں آیا ہے پھر بعد نماز کے امام خطبہ پڑھے عید فطر میں احکام فطرہ کے اور عید اضحیٰ میں احکام قربانی کے لوگوں کو بتائے۔ جس شخص کو نماز عیدین نہیں ملی اس پر قضا نہیں ہے۔ اور اگر مرد میان میں شریک ہو تو جب اپنی باقی نماز ادا کرنے لگے تو تکبیرات بھی اپنے اپنے مواضع میں ادا کرے۔

ایام تشریق کی تکبیریں بوم عرفہ یعنی نوین ذیحجہ سے تیرہویں ذیحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض کے بعد کی جائیں

جماعت سے آزاد مرد مکلف شہر کے رہنے والوں کو یا انکو جو ان کے  
ساتھ نماز پڑھتے ہیں بطریق تہنہ کے کہنا چاہیے۔

### نماز سوچ گھن کی

جب آفتاب میں گھن پڑے تو دو رکعتیں نماز کسوف کی اسطرح  
ادا کی جائیں کہ نہ اذان کہی جائے نہ اقامت بلکہ امام جمعہ لوگوں کے  
ساتھ دو رکعتیں طویل قرأت کے ساتھ آہستہ سے ادا کرے امام  
ابوضیفہ کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک چلا کر  
پڑھے اور امام محمد سے دونوں روایتیں ہیں اور بعد نماز  
کے دعا و استغفار کرے یہاں تک کہ صاف ہو جائے آفتاب  
اور اگر امام جمعہ کا نہ تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔

اور چاند گھن کی نماز میں جماعت نہیں ہو دو رکعتیں اکیلے اکیلے  
پڑھنا چاہیں اور استغفار کرنا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر جنازہ موجود ہو اور خسوف یا کسوف پڑا ہو تو  
پہلے نماز جنازہ پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر گھن ہو اور ابراہیم وغیرہ آگیا ہو نماز گھن کی

پڑھی جائے اگر اس وقت نہیں پڑھی گئی تو آفتاب مانتا ہے  
صاف ہونے کے بعد نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ۔ اگر کسوف ہو اور اسی حالت میں آفتاب غروب  
ہو گیا لوگ استغفار چھوڑ دیں اور نماز مغرب کی پڑھیں۔

نماز استسقاء یعنی پانی چاٹنے کی نماز

اگر پانی نہ برستا ہو اور ندی نالے خشک ہو چلے ہوں اور جانور  
بلاک ہونے لگے ہوں تو امام بو سفیہ کتریک لوگوں کو طواف و علو و دور کعتیں  
نماز استسقاء کی پڑھنا چاہیں اور دعا مانگنا چاہیے۔

نماز استسقاء مسنون نہیں ہے البتہ دعا کرنا مسنون ہے۔

اور امام محمد کے نزدیک مسنون یہ ہے کہ دو رکعتیں جماعت کے ساتھ  
پڑھنا چاہیں اور باجماعت خطبہ پڑھا جائے اور رد قبیلہ ہو کر دعا  
مانگی جائے اور امام اپنی چادر اس طور پر پلٹ لے کہ نیچے کا حصہ  
اوپر ہو جائے اور اوپر کا حصہ نیچے ہو جائے اور سیدھا جانب الٹا  
ہو جائے اور الٹا سیدھا ہو جائے اور جس جگہ یہ نماز ادا کی جائے  
وہاں کفار کا ہونا جائز نہیں ہے۔

مبسوط ہیں یہ کہ امام ابو یوسف امام ابو حنیفہ کے موافق ہیں اور عامہ کتبہ اس نماز کے طریقہ کو امام محمد کے مسلک کے موافق کہتے ہیں۔

### نماز تراویح

ماہ صیام یعنی رمضان کی پہلی تاریخ سے نماز عشا کے بعد اور وتر کے قبل جماعت کے ساتھ یا فرداً فرداً بیس رکعتیں نماز تراویح کی ادا کرنا مسنون ہیں۔

دو دو رکعتیں ایک سلام سے پڑھی جائیں اور چار رکعتیں ہی ایک سلام سے پڑھی جاسکتی ہیں۔ لیکن ہر چار رکعت کے بعد تہوڑی دیر بیٹھنا اور سنانا چاہیے اور سبحان ذی الملک الملک سبحان ذی العزۃ والعظۃ والہیۃ والقدسۃ والکبریاء والجمال والکمال والمجبروت سبحان الملک الحی الذی لا ینام ولا یوت سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح تین مرتبہ پڑھ کر دعا مانگنا چاہیے الفاظ دعا یہ ہیں اللہم انا نستغثک الجنة ونعوذ بک من النار یا خالق الجنة والنار

برحمتک یا عزیز یا غفار یا کریم یا ستار یا رحیم یا جبار  
اور ان میں ایک قرآن کا ختم کرنا بھی منون ہے جب بیسویں کھین  
تمام ہو جائیں تو نماز و ترجماعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ۔ رمضان کے علاوہ نوافل و ترکا جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ تراویح کے بعد نماز تریغیر جماعت کو بھی پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر وتر سوائے رمضان کے جماعت پر ہی گئی تو تراویح بھی

## نماز جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اس میں نہ رکوع  
کیا جائے نہ سجدہ لیکن طہارت اور ستر کا چھپانا  
اور رو بقبلہ ہونا اور قیام شہ طہ ہے بغیر  
عذر نہ بیٹھکر نماز نہ پڑھنا چاہیے اگر کسی نے بغیر عذر نہ بیٹھکر  
نماز پڑھی تو سادہ ہوگی۔

ولی اگر مریض ہو اوصا امام ہو تو شیخین کے نزدیک اسکو بیٹھ کے  
نماز پڑھانا اہل لوگوں کو اسکی اقتدا کڑے ہو کر کرنا جائز ہے



اور امام محمد کہتے ہیں اعتداجائز نہیں ہے۔ صرف ولی کی نماز ہی جائز ہے۔  
 مسئلہ۔ اگر نماز پڑھنے والے کے کپڑے پر ایک درہم کی  
 مقدار سے داند نجاست ہو تو اسکی نماز جائز نہیں ہے بلکہ اگرچہ وہ  
 نماز پڑھی ہو تو نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے نماز جنازہ میں قبضہ لگایا تو وضو ٹوٹ گیا نماز باطل ہو جائیگی  
 مسئلہ۔ اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے تو نماز فاسد ہوگی  
 بادشاہ اسلام کی موجودگی میں وہی امام بنایا جائے گا۔ اگر وہ فوت  
 محلہ کی مسجد کے امام کو امامت کرنا چاہیو اگر وہ بھی فوت ہویت کا ولی نماز پڑھا  
 مسئلہ۔ اگر غیرولی نے نماز پڑھائی تو ولی نماز پڑھ سکتا ہے  
 اور ولی کی نماز پڑھانے کے بعد کسی کو نماز پڑھانا جائز نہیں ہے  
 مسئلہ۔ اگر سلطان نماز پڑھنا چاہے بعد ولی کے تو نماز  
 پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز جنازہ عثم ہو جانے کا خوف ہو تو ولی اور  
 سلطان کے علاوہ دوسرے لوگ تیمم سے نماز پڑھ سکتے ہیں ولی

اور سلطان بلا عذر تہم سے غلام نہیں پڑھ سکتے ہیں۔  
مسئلہ۔ اگر میت غیر ناز کے دفن کر دی گئی تو تین دن تک  
قبر پر ناز ہو سکتی ہے۔

### طریقہ نماز جنازہ

ناز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور تیس  
تکبیروں میں ہاتھ نہ اٹھائے اور نہ سر سے اشارہ کرے پہلی تکبیر بعد  
سبحانک اللہم پڑھے اور تعالیٰ جہد لکے بعد جل ثناؤ لکے  
یہی پڑھاوے پھر دوسری تکبیر کے بعد وہ دو پڑھی جو غائب  
پڑھا جاتا ہے پھر تیسری تکبیر کے بعد میت اگر قائل بالغ ہو تو  
اللهم اغفر لحیننا ومیتنا وشفاعتنا وغنا جہنا وصغیرنا  
وکبیرنا وذرنا واثنا نا اللهم من احييته منا فاحیہ  
علی الاسلام ومن توفيته منا فتوفہ علی الايمان  
اللهم ان کان زکیا فزکہ وان کان خافضا فاعزله پڑھے  
اور اگر قائل بالغ ہو تو ضمیر مذکورہ کی جگہ ہا صلیوٹ لکھے  
اور اگر میت مجنون یا لڑکا ہو تو اللهم اجعلہ نافرطا واجعلہ لنا

ذخرا واجعله لنا شافعا ومشفعا پڑھے اور اگر مجبوز یا لڑکی ہو تو ضمیر  
مؤنث کی ضمیر ذکر کی جگہ پر لے آئے۔

مسئلہ جسکو یہ دعائیں یاد ہو وہ اللہم اغفر لنا ولوالدینا  
والمؤمنین والمؤمنات پڑھے اور پکار کر دعا پڑھنے میں کوئی  
حرج نہیں ہے پھر جو تہی تکبیر کے اور سلام پھیرے  
سلام میں میت کی نیت نہ کرے سخن یہ کہ بعد نماز کے  
سربنا اتمنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة کلابہ پڑھے  
یا سربنا لا تمنع قلوبنا کلابہ یا سبحان ربک رب العزّة سورة  
مک پڑھے۔ امام مقابل میت کے کھڑا ہو۔

مسئلہ اگر چند جنازے مجتمع ہوں تو امام کو اختیار ہے چاہے  
ایک ہی نماز پڑھے سب پر یا علیحدہ علیحدہ ایک ایک پر نماز پڑھے۔  
مسئلہ اگر مرد اور لڑکے اور عورت کے جنازے جمع ہو جائیں تو  
امام کے پاس مرد کا جنازہ رکھا جائے پھر بچہ کا پھر عورت کا۔  
نماز شہید کے احکام  
یعنی جس مسلمان کو مشرکوں نے مارا یا معرکہ میں دشمنی مارا ہو یا پایا گیا

یا مسلمانوں نے ظلم سے مار ڈالا ہو اور اس قتل کے عوض مال دنیا  
 واجب نہ ہو یا ڈاکوؤں نے مار ڈالا ہو وہ شہید ہو اسکو اسکے کپڑوں میں  
 کفن دیا جائیگا۔ پس اسکے وہ کپڑے جو کفن سے زائد ہوں مثلاً ٹوپی رشتہ  
 مودہ وغیرہ اتار لیے جائیں گے اور جو کپڑے کفن میں کم ہوں گے وہ زائد کر کے چھوٹے  
 اور نماز پڑھی جائیگی اور نہلا یا نہ جائے گا لیکن امام اعظم کے نزدیک  
 اگر جناب یا بچہ شہید ہو تو غسل دیا جائیگا۔

مسئلہ شہدا کے زخم نہ دھوئے جائیں کپڑے نہ اتارے جائیں  
 لیکن زہر بکتر وغیرہ اتارے جائیں گے۔

مسئلہ اگر مجروح اٹھایا گیا جس میں جان تھی یا کھانا پیتا تھا  
 یا اتنی دیر زندہ رہا کہ ایک وقت نماز کا گزر جائے یا معرکہ سے لایا جاوے  
 وہ سجدہ ہی یا حد اور قصاص میں مارا گیا ہو تو غسل دیا جائے اور  
 اسپر نماز پڑھی جائے

### نماز کعبہ

اندر کعبہ کے اگر نماز جماعت سے پڑھی جائے اور مقتدی کا منہ  
 امام کی پیٹھ کی طرف ہو یا مقتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کی طرف ہو

مقتدی کا منشا امام کے منہ کی طرف ہوا اور بیچ میں کوئی شے ہو  
 ان سب صورتوں میں نماز ہو جائیگی اور اگر غری صورت میں اگر  
 صورتوں کے بعد بیان شروع ہو نماز مکروہ ہو اگر مقتدی کی پیش قدمی  
 امام کے منہ کے سامنے ہو تو نماز ہوگی اگر غائب کعبہ کے باہر مسجد  
 حرام میں تو کعبہ کی حاجت نماز پڑھیں کعبہ کے گرد حلقہ باندھ کر  
 کھڑے ہوں تو جو لوگ سمت امام میں کعبہ سے دائرہ قریب ہو جائیں  
 اپنے امام سے تو ان کی نماز ہوگی اور بقیہ لوگوں کی نماز ہو جائیگی  
 اگر کسی نے غائب کعبہ کی حاجت پڑھ لی تو نماز ہو جائیگی مگر مکروہ ہو  
 جو یہ حرکت تعظیم کے۔ اللہم ثبت قدمای علی الصراط المستقیم  
 والمحققین بالصالحین واخیر دعوتنا ان الحمد للہ رب العالمین  
 میں نے اس کتاب کا کتنا چار شنبہ کے دن شروع کیا نہاجو کے دن  
 پانچ بجے ختم کر دیا۔ فالحمد للہ





